THU.3.Oct.2024
VOLUME:19 NO: 252
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعرات 3/ اکتوبر 2024
جلد 19 شمارہ 252
29/ربیع الاول 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

ایران کا داغے 90 فیصد میزائلوں کے ہدف تک پہنچنے کا دعویٰ، اسرائیل کا انتباہ

اسرائیل نے جواب دیا تو اسے شدید دھچکا لگائیں گے: ایران کا اشارہ

تہران: 2/ اکتوبر (ایجنسیز) ایران نے اسرائیل کے خلاف ایک بڑا میزائل حملہ کیا ہے، جس کے بعد مشرق وسطیٰ میں ایک اور جنگ کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ ایرانی پاسداران انقلاب (آئی آر جی سی) نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے اسرائیل پر 181 بیلسٹک میزائل داغے ہیں، جن میں سے 90 فیصد اپنے ہدف تک پہنچے۔ ایران نے اس حملے کے لیے اپنے سب سے جدید میزائلوں کا استعمال کیا، جن میں فتح میزائل شامل ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ میزائل ایرانی فوج کی قوت کو ظاہر کرتے ہیں اور ان کا استعمال پہلی بار کیا گیا ہے۔ ایرانی حکام نے اس حملے کو اسماعیل ہنیہ اور حسن نصراللہ کی شہادت کا بدلہ قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ بتایا گیا کہ اس کارروائی کا حکم ایران کے رہبر اعلیٰ آیت اللہ خامنہ ای نے دیا تھا۔ دریں اثنا، اسرائیل کے سلامتی اجلاس میں وزیر اعظم نیتن یاہو نے کہا کہ ایران نے بہت بڑی غلطی کی ہے اور اسے اس کی بھاری قیمت چکانی ہوگی۔ نیتن یاہو نے مزید کہا کہ اسرائیل کا فضائی دفاعی نظام، جو دنیا کا بہترین قرار دیا جاتا ہے، نے ایرانی حملے کو ناکام بنا دیا ہے۔ انہوں نے امریکہ کی حمایت پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ایران کو اس حملے کا جواب دینا ہوگا۔ ایران کی جانب سے یہ حملہ اسرائیل کی جانب سے لبنان میں حزب اللہ کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کا جواب ہے۔ رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق، یہ حملہ اسرائیل کے خلاف ایک واضح پیغام ہے کہ ایران اپنی سرحدوں کے قریب کسی بھی کارروائی کو برداشت نہیں کرے گا۔ ایران کی حکومت نے اس حملے کے ذریعے اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا ہے اور یہ واضح کیا ہے کہ وہ اسرائیل کے خلاف ہر ممکن قدم اٹھانے کے لیے تیار ہے۔ مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی کی حالت میں، یہ حملہ انتہائی اہم پیشرفت ثابت ہوسکتا ہے۔ اس میزائل حملے نے مشرق وسطیٰ کی سیاسی اور سلامتی کی صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ نیتن یاہو کے بیان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسرائیل اس حملے کو سنجیدگی سے لے رہا ہے اور آئندہ کی صورت حال کے لیے تیار ہے۔ گزشتہ روز ایرانی میزائل حملے کے بعد اسرائیل اور ایران کے درمیان باہمی خطرات کی روشنی میں تہران نے اپنی وارننگ کی تجدید کی ہے۔ ایرانی صدر مسعود پیزشکیان نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل نے ایک اور غلطی کی تو ان کے ملک کا ردعمل دوگنا تباہ کن ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حزب اللہ کے سیکرٹری جنرل حسن نصراللہ کا قتل کوئی آسان حادثہ نہیں تھا۔ ایرانی وزیر دفاع عزیز ناصر زادہ نے اعلان کیا کہ اگر تل ابیب نے حالیہ میزائل حملے کا جواب دیا تو اسے مزید شدید دھچکا لگے گا۔ انہوں نے بدھ کو بیانات میں کہا کہ ان کے ملک نے اسرائیل میں شہری اشیاء کے خلاف براہ راست حملے نہیں کیے۔ انہوں نے کہا اس حملے نے اپنے 90 فیصد اہداف حاصل کر لیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میزائلوں نے 3 فوجی مقامات اور ایک انٹیلی جنس اڈے کو نشانہ بنایا۔ یہ بات اس وقت سامنے آئی جب پاسداران انقلاب نے منگل کو اعلان کیا کہ اس نے 3 اسرائیلی فوجی اڈوں کو نشانہ بنایا ہے جن میں ایک لڑاکا طیاروں کا بیس بھی شامل ہے۔ اسرائیل نے تصدیق کی کہ ایرانی حملے میں پہلی مرتبہ ”فتاح“ طرز کے ہائپرسونک میزائل کا استعمال بھی کیا گیا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جن تین اڈوں کو نشانہ بنایا گیا ان میں ”نیواٹیم“ اڈہ جہاں ایف 35 طیارے کھڑے ہوتے ہیں، ”ہاٹزرم“ اڈہ جہاں ایف 15 طیارے ہوتے ہیں اور ”تیل نوف“ اڈہ شامل ہیں۔ انہوں نے فتاح ہائپرسونک میزائلوں کے استعمال کی طرف بھی اشارہ کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ لانچ کیے گئے 90 فیصد میزائلوں نے کامیابی سے اپنے اہداف کو نشانہ بنایا۔ امریکہ نے ایران کے اس میزائل حملے کو ناکام اور غیر موثر قرار دیا ہے۔

حملے میں اسرائیلی فضائی اڈوں کو معمولی نقصان پہنچا: اسرائیلی فوج

اسرائیل کی فوج نے کہا ہے کہ گذشتہ رات ہونے والے ایرانی فضائی حملوں میں اگرچہ اِس کے فضائی اڈے نشانہ بنے تاہم وہاں موجود طیاروں، ڈرونز اور اہم تنصیبات کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اسرائیلی میڈیا نے ملک کی فوج کا حوالہ دیتے ہوئے گذشتہ رات ہونے والے حملے کے اثرات کی کچھ مزید تفصیلات شیئر کی ہیں۔ اسرائیلی ذرائع ابلاغ کے مطابق فوج کی جانب سے بتایا گیا ہے کہ اس حملے میں میزائلوں کے ٹکڑے لگنے سے دو شہری معمولی زخمی ہوئے۔

ہمارے آٹھ فوجی مارے گئے: اسرائیلی فوج

اسرائیلی فوج نے اب سے کچھ دیر پہلے اعلان کیا ہے کہ جنوبی لبنان میں لڑائی کے دوران اس کے ساتھ فوجی مارے گئے ہیں۔ بی بی سی اس بارے میں مزید تفصیلات جمع کر رہا ہے۔

بریلی واقع پٹاخہ فیکٹری میں زوردار دھماکہ 5 افراد جاں بحق

بریلی: 2/ اکتوبر (ایجنسیز) اتر پردیش میں غیر قانونی طور پر چل رہی پٹاخہ فیکٹریوں میں دھماکہ اور اس سے ہلاکتوں کے واقعات بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس مرتبہ بریلی ضلع میں پٹاخہ فیکٹری (جو دراصل ایک رہائشی مکان تھا) دھماکہ کی زد میں آ گئی اور کئی لوگ اس کے ملبہ میں دب گئے۔ حادثہ بدھ کی دیر شام پیش آیا جب دھماکہ کی وجہ سے پٹاخہ فیکٹری ہی نہیں، بلکہ آس پاس کے تقریباً 8 مکانات بھربھرا کر گر پڑے۔ اس دھماکہ سے 5 لوگوں کی موت بھی ہو گئی، جبکہ کچھ لوگ سنگین طور پر زخمی ہوئے ہیں۔ زوردار دھماکہ کی آواز سن کر علاقہ میں ایک دہشت پھیل گئی اور افراتفری کا ماحول دیکھنے کو ملا۔

مسلم ممالک کو نیٹو طرز کے اتحاد کی ضرورت: ذاکر نائیک

اسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے پر زور، فلسطین کیلئے دعا اور مالی امداد کی اپیل

ڈاکٹر ذاکر نائیک دورہ پاکستان کے موقع پر مولانا فضل الرحمن سے مسلم، عالمی و علاقائی امور پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے۔

اسلام آباد: معروف اسلامی اسکالر ڈاکٹر ذاکر نائیک نے مسئلہ فلسطین کے حل کیلئے مسلم ممالک کو نیٹو طرز کا اتحاد تشکیل دینے کی تجویز پیش کی ہے۔ اسلام آباد میں پاکستانی میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے فلسطین کی موجودہ صورتحال پر بات کی اور مسلم دنیا کے اقدامات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک کا کہنا تھا کہ جیسے نیٹو میں 32 ممالک شامل ہیں اور جہاں ایک ملک پر حملہ پورے اتحاد پر حملہ تصور کیا جاتا ہے۔ اسی طرح 57 اسلامی ممالک کو بھی نیٹو کے اصولوں پر مبنی ایک مضبوط اتحاد بنانا چاہیے۔ ان کے مطابق اس طرح مسلمان ممالک زیادہ طاقتور ہوں گے اور مشترکہ طور پر عالمی مسائل کا سامنا کر سکیں گے۔ بدقسمتی سے مسلم ممالک اس وقت تقسیم کا شکار ہیں۔ مسئلہ فلسطین کے حوالے سے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟ اس سوال کے جواب میں ڈاکٹر ذاکر نائیک نے کہا کہ ہر مسلمان کم از کم دعا ضرور کر سکتا ہے اور دعا کا بہترین وقت تہجد کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں سوشل میڈیا پر فلسطین کے حوالے سے آگاہی پھیلانے اور پرامن احتجاج کرنے کی بھی ضرورت ہے کیونکہ احتجاج ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک نے مزید کہا کہ مسلمانوں کو اسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا چاہیے اور انفرادی طور پر فلسطینیوں کی مالی امداد کرنی چاہیے، چاہے وہ 100 روپے ہو یا 1000 روپے کیونکہ اللہ تعالیٰ نیت کو دیکھتا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ مسلمانوں کو اسرائیل کے خلاف عالمی عدالت میں مقدمات دائر کرنے چاہئیں اور میڈیا کو فلسطین کے حق میں آواز بلند کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مسلمان قرآن و سنت پر عمل پیرا ہوں تو اللہ کی مدد یقینی طور پر ملے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر اسلامی نظام نافذ کیا جائے اور خلافت کا قیام عمل میں لایا جائے تو انشاءاللہ ایسے مسائل کا کبھی سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

ایرانی حملہ: بزدل نیتن یاہو گھنٹوں بنکروں میں چھپا رہا

تل ابیب: اسرائیلی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ گزشتہ شب ایران کے بیلسٹک میزائل حملوں کے وقت اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو زیر زمین بنکرز میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے تھے۔ اسرائیلی ٹی وی چینل 13 کے مطابق جیسے ہی ایرانی میزائلوں نے اسرائیلی سرحد عبور کی سائرن بجنے لگے اور وزیر اعظم نیتن یاہو اپنی کابینہ کے متعدد ارکان کے ساتھ زیر زمین بنکرز میں چھپ گئے تھے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو اور ان کی کابینہ کے ارکان کئی گھنٹوں تک زیر زمین بنکرز میں رہے۔ ایران کے بیان کے بعد وزیر اعظم نیتن یاہو اور کابینہ کے ارکان کم از کم 4 گھنٹے بعد زیر زمین پناہ گاہوں سے باہر نکلے۔ یاد رہے کہ محفوظ بنکرز سے باہر نکلنے کے بعد نیتن یاہو نے کہا کہ ایران نے ایک سنگین غلطی کی ہے جس کی اسے قیمت چکانی پڑے گی۔ ایران نے گزشتہ شب اسرائیل پر 200 سے زائد بیلسٹک میزائل داغے تھے جو اس کے 3 فوجی مراکز پر گرے تھے۔ ایرانی حملہ میں ہونے والے نقصانات کی تفصیلات معلوم نہیں ہوسکیں۔

گجرات میں مساجد، درگاہوں، قبرستان سمیت 45 مکانات منہدم

مسلمانوں کا احتجاج، بلڈوزر کارروائی کیخلاف گجرات ہائی کورٹ میں درخواست، آج سماعت

گاندھی نگر: گجرات میں سومناتھ مندر کے قریب مذہبی ڈھانچوں پر بلڈوزر کارروائی کیخلاف جمعیۃ علماء ہند کی گجرات یونٹ نے ایک انتہائی اہم اور بڑا اقدام اٹھایا ہے۔ جمعیۃ نے اس کارروائی کے خلاف اولیائے دین کمیٹی کی طرف سے گجرات ہائی کورٹ میں درخواست داخل کی ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ بلڈوزر کارروائی غیر قانونی طور پر بغیر نوٹس کے انجام دی گئی۔ جمعیۃ کے وکیل نے درخواستمیں موقف پیش کیا کہ ان مساجد اور قبرستانوں کو نشانہ بنا کر مسلمانوں کے حقوق کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ اس کارروائی کے ذریعہ ایک اکثریتی کمیونٹی کے مندر کی توسیع کیلئے یہ سب کیا گیا ہے۔ اپیل میں حکومت کے اس اقدام کے خلاف عدالتی مداخلت کی گزارش کی گئی ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے ایڈوکیٹ طاہر حکیم اور ایڈوکیٹ مہرٹھا کورعدالت میں پیش ہوئے۔ مقدمہ صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر پروفیسر نثار احمد انصاری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء گجرات کی نگرانی میں لڑا جائے گا۔ اسد رخواست پر سماعت 3 اکتوبر کو ہوگی۔ واضح رہے کہ گجرات کے ضلع گیر سومناتھ میں ہفتہ کے روز حکام نے سومناتھ مندر کے قریب پر ابھاس پاٹن علاقہ میں 9 مساجد اور درگاہوں سمیت 45 مکانات کو تجاوزات کے الزام میں مسمار کر دیا۔ اس کارروائی میں 1200 پولیس اہلکار تعینات کیے گئے تھے۔ مقامی حکام کے مطابق 60 کروڑ روپے مالیت کی 15 ہیکٹیئر زمین سے تجاوزات ہٹائی گئی ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس کارروائی میں احتجاج کرنے والے مسلمانوں کی بڑی تعداد کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی قانونی تقاضوں کے مطابق ہوئی۔ عدالت میں آج حکومت کے وکیل نے کہا کہ تمام قانونی تقاضے پورے کیے گئے ہیں لیکن درخواست گزاروں نے دعویٰ کیا کہ کارروائی کے دوران بغیر نوٹس کے یا بہت مختصر نوٹس پر اقدام اٹھایا گیا جو قانونی طور پر غلط ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ جن مساجد اور عبادت گاہوں کو منہدم کیا گیا ہے وہ 700 سے 800 سال پرانی ہیں۔ 1903 میں نواب جونا گڑھ کی طرف سے قبرستان کے نام عطا کردہ اجازت نامہ بھی ہے۔ نیز انہیں وقف بورڈ کی جائیداد کے طور پر تحفظ حاصل تھا۔ گجرات حکومت کی اس کارروائی سے پورے ملک میں بے چینی پائی جا رہی ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ بلڈوزر ایکشن کے دور میں ایک ساتھ اتنی مساجد کہیں منہدم نہیں ہوئیں۔ اس سے مسلمانوں کی کافی دل آزاری ہوئی ہے۔ جمعیۃ علماء گجرات کے ناظم اعلیٰ پروفیسر نثار احمد انصاری نے بتایا کہ اس کیخلاف کچھ لوگ آج سپریم کورٹ بھی گئے ہیں لیکن وہ توہین عدالت کے مقدمہ کے تناظر میں ہیں۔ ہماری درخواست حکومت گجرات کے اقدام کیخلاف ہے۔

'مجھے ٹوٹی ہوئی لڑکی سے دُرگا بنا دیا

ونیش پھوگاٹ نے پرینکا گاندھی کی تعریفوں کے پُل باندھے

جولانا: 2/ اکتوبر (ایجنسیز) پہلوانی میں اپنا نام روشن کرنے والی ونیش پھوگاٹ اب سیاسی میدان میں قسمت آزمائی کر رہی ہیں اور کانگریس نے انھیں جولانا اسمبلی سیٹ سے امیدوار بنایا ہے۔ آج ونیش پھوگاٹ ایک جلسۂ عام کے دوران کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی کے ساتھ اسٹیج شیئر کرتی ہوئی دکھائی دیں۔ اس دوران ونیش پھوگاٹ نے اپنے خطاب میں پرینکا گاندھی کی تعریفوں کے پُل باندھ دیے۔ انھوں نے کہا کہ ایک وقت ایسا تھا جب میرا دل پوری طرح ٹوٹ چکا تھا، میں ملک چھوڑنے کی بات سوچ رہی تھی، لیکن پرینکا دیدی نے مجھے ہمت بندھائی۔ ونیش پھوگاٹ نے اپنی تقریر میں کہا کہ اولمپک 2024 میں کھیلنے جانا یقینی ہو پایا کیونکہ پرینکا گاندھی نے اس کے لیے حوصلہ دیا۔ وہ کہتی ہیں کہ ”دیدی (پرینکا گاندھی) کی وجہ سے ہی وہاں پر کھیلنے جا سکی۔ میں جب دیدی سے ملی اور بولا کہ میرا دل ٹوٹ گیا ہے اور اب لگتا ہے ملک چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ چلی جاؤں، تو دیدی نے مجھے ایک ذاتی بات بتائی۔ جب ان کے والد (راجیو گاندھی) کے ساتھ ایسا ہوا تب ان کو بھی ایسا ہی لگا تھا کہ ان کی فیملی کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ پرینکا دیدی نے مجھ سے کہا کہ کچھ برے لوگوں کی وجہ سے پورا ملک غلط نہیں ہوسکتا۔“ اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے ونیش پھوگاٹ کہتی ہیں کہ ”دیدی نے مجھ سے پوچھا تھا کہ کشتی کا کیا کرنا ہے؟ تب میں نے بولا کہ (کھیلنے کا) دل نہیں ہے۔ پھر انھوں نے کہا کہ اس میٹ (کشتی کا میدان) پر تم دوبارہ جیتو۔ اس دن ایک ٹوٹی ہوئی لڑکی کمرے کے اندر گئی تھی، جب باہر آئی تو دُرگا بن کر آئی۔“ جنتر منتر پر طویل احتجاجی مظاہرہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ونیش پھوگاٹ نے کہا کہ ”جنتر منتر کا درد میں چھپا نہیں سکتی تھی۔ آج بھی میں اس ہاتھ کی طاقت اپنے اوپر محسوس کر سکتی ہوں۔“ انھوں نے مزید کہا کہ ”اس وقت بھی دیدی ہی آئی تھیں۔ اتنے کم وقت میں آپ نے مجھے اپنا بنانے کا کام کیا ہے۔ آپ کے ہر دکھ اور درد میں دو قدم آگے بڑھ کر کام کرتی رہوں گی۔“

اسرائیلی جوابی کارروائی سے آگ بھڑک سکتی ہے

ایران پر ایٹمی حملہ ہوا تو کیا ہوگا؟

تل ابیب: 2/ اکتوبر (ایجنسیز) اسرائیل پر 180 سے زائد بیلسٹک میزائلوں کے ساتھ ایرانی حملے اور اسرائیل کے کسی بھی نئے اقدام کو سخت ردعمل کا سامنا کرنے کے ایرانی انتباہ کے بعد خطے میں غیر معمولی کشیدگی پیدا ہوگئی ہے۔ ایک ہمہ گیر جنگ کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے جو ایٹمی سطح تک پہنچ سکتی ہے۔ اسرائیل نے بار بار اپنے حکام کے ذریعے جواب دینے کے اپنے ارادے کی تصدیق کی اور کہا کہ ایرانی حملے کا جواب تکلیف دہ ہوگا۔ لیکن کچھ تجزیہ کاروں نے رپورٹ کیا کہ ایرانی ایٹمی تنصیبات یا تیل کے بنیادی ڈھانچے پر کسی بھی اسرائیلی حملے سے خطرات میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ تجزیہ کاروں نے کہا کہ اس طرح کے فضائی حملے سے تہران کو میزائلوں سے ایک بڑا حملہ کرنے، بیرون ملک اسرائیلی مفادات کے خلاف حملے کرنے اور اپنے جوہری پروگرام کو تیز کرنے پر اکسایا جا سکتا ہے۔ کسی بھی اسرائیلی ردعمل سے تہران کے جوہری بم بنانے کے راستے میں تیزی آ سکتی ہے۔ نارمن رولے جنہوں نے 2008 سے 2017 تک ایران کے حوالے سے اعلیٰ امریکی انٹیلی جنس افسر کے طور پر کام کیا نے نشاندہی کی کہ اسرائیل اس خیال کو تقویت دینے کی کوشش کرے گا کہ اس کی تکنیکی برتری اور فوجی مہارت اسے ایران میں کسی بھی ہدف پر حملہ کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ انہوں نے کہا اسرائیل ممکنہ طور پر ایسے اہداف کو نشانہ بنانے سے گریز کرے گا جو ایران کے ساتھ بڑے پیمانے پر جنگ کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس سے وہ ایٹمی پروگرام کا حوالہ دے رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران کے ساتھ ایک وسیع جنگ کے لیے اسرائیل کو امریکہ کی سیاسی، اقتصادی اور فوجی حمایت کی ضرورت ہوگی۔ وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق تل ابیب کو اس بات کا احساس ہے کہ واشنگٹن کو اس طرح کے تنازع میں ملوث ہونے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تاہم اس کے باوجود تل ابیب ایران میں ایٹمی تنصیبات پر حملہ کرنے کا فیصلہ کر سکتا ہے جیسا کہ متعدد اسرائیلی حکام کی طرف سے خیال ظاہر کیا ہے کہ ان کا ملک ایران کے اندر تیل کی تنصیبات اور سٹریٹجک مقامات کو نشانہ بنا سکتا ہے اور ایٹمی حملہ سمیت تمام آپشنز میز پر موجود ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس مرتبہ اسرائیلی جوابی کارروائی زیادہ اہم ہوگی۔ جوہری تنصیبات میں عام طور پر یورینیم کا استعمال ہوتا ہے۔ ان گولوں کے پھٹنے کی وجہ سے ختم شدہ یورینیم بھڑک اٹھتا ہے اور باریک ذرات کے سپرے پر مشتمل حصوں میں بکھر جاتا ہے جو زہریلی تابکاری خارج کرتے ہیں۔ یہ تابکاری ہزاروں سال تک جاری رہ سکتی ہے۔ بنیادی خطرہ انسانوں کو اس کے رساو سے پیش آیا ہے۔ ایٹمی دھماکے سے پیدا ہونے والی خرابیوں میں کینسر، گردے، جگر اور دل پر اس کے مضر اثرات شامل ہوتے ہیں۔ بین الاقوامی اتحاد ٹو یورینیم ویپنز کے مطابق اگر ذرات پانی کی طرف چلے جاتے ہیں تو یہ مٹی میں جانے کے بعد انسانوں، جانوروں اور پودوں کو نقصان پہنچائیں گے۔ اگر تل ابیب ایرانی جوہری بم پر حملہ کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے کئی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ العربیہ چینل پر ایرانی امور کے ماہر مسعود الفک نے انکشاف کیا کہ اس طرح کے حملے کو انجام دینے کے لیے لامحالہ امریکی منظوری کی ضرورت ہوگی جس کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ جہاں تک دوسرے مسئلے کا تعلق ہے انہوں نے ”العربیہ ڈاٹ نیٹ“ کو بتایا کہ ایران نے ایران عراق جنگ کے دوران اسرائیل کی جانب سے ’تموز‘ جوہری تنصیب کو نشانہ بنانے سے سیکھا ہے۔ ایران نے جوہری تنصیبات کو ایران کے مختلف خطوں میں پھیلی چھوٹی تنصیبات میں تقسیم کر دیا ہے جن میں سے زیادہ تر زیر زمین ہیں۔ اس لیے انہیں ختم کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ وہ ایک جگہ نہیں ہیں۔

غیر ملکی فنڈنگ سے مسلم مرد کر رہے ہیں ”لو جہاد“: عدالت

مسلم نوجوان کو عمر قید کی سزا

بریلی: ایڈیشنل سیشن جج روی کمار دیواکر نے کہا کہ لو جہاد کے تحت مسلم مرد پوری منصوبہ بندی کے ساتھ ہندو عورتوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ وہ ان کے سامنے محبت کا ڈرامہ کرتے ہوئے شادی کرتے ہیں اور پھر ان کا اسلام میں مذہب تبدیل کرایا جاتا ہے۔ یہ پہلا موقع ہے جب کسی عدالت نے اس طرح لو جہاد پر تبصرے کیے ہیں۔ اتر پردیش کے ضلع بریلی کی ایک عدالت نے نام نہاد ”لو جہاد“ کے الزام میں ایک مسلم نوجوان کو عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ ساتھ ہی عدالت نے کئی نازیبا اور سخت تبصرے کرتے ہوئے کہا کہ یہ سچ ہے کہ لو جہاد کو انجام دیا جا رہا ہے۔ ایڈیشنل سیشن جج روی کمار دیواکر نے کہا کہ لو جہاد کے تحت مسلم مرد پوری منصوبہ بندی کے ساتھ ہندو خواتین کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ وہ ان کے سامنے محبت کا ڈرامہ کرتے ہوئے شادی کرتے ہیں اور پھر ان کا اسلام میں مذہب تبدیل کرایا جاتا ہے۔ یہ شاید پہلا موقع ہے جب کسی عدالت نے اس طرح لو جہاد پر تبصرے کیے ہیں۔ جج روی کمار دیواکر نے کیا کہا کہ اس کیس میں ملزم محمد عالم نے متاثرہ کو اپنا نام آنند بتایا۔ پھر اس سے محبت کا اظہار کیا اور ہندو رسم و رواج کے مطابق شادی بھی کی۔ اس کے بعد اس کا ریپ کیا گیا۔ اس دوران اس کی تصاویر اور ویڈیوز بھی بنائی گئیں۔ پھر انہیں بلیک میل کر کے کئی بار ریپ کیا گیا۔ جج روی کمار دیواکر نے کہا کہ لو جہاد کا اصل مقصد ہندوستان میں اپنی حکومت قائم کرنا ہے۔ یہ مکمل طور پر بین الاقوامی سازش ہے۔ چند باغی عناصر ہی ایسی وارداتیں انجام دیتے ہیں

پہلے فون پر ایک الرٹ آیا اور پھر دھماکوں کی آوازیں: اسرائیل میں میزائل حملوں کے وقت کیا ہو رہا تھا

تل ابیب: شام ساڑھے سات بجے کا وقت تھا کہ ایک انتباہی پیغام کی آمد کے ساتھ سب لوگوں کے فون بج اٹھے۔ اس میں لکھا تھا ’آپ کو فوری طور پر کسی محفوظ علاقے میں داخل ہونا چاہیے اور اگلی ہدایات تک وہیں رہنا چاہیے۔‘ یہ پیغام اسرائیلی فوج کی ہوم فرنٹ کمانڈ کی طرف سے بھیجا گیا تھا اور اس کے اختتام پر کہا گیا تھا کہ یہ ’جان بچانے والی ہدایات‘ ہیں۔ ایران کی جانب سے اسرائیل کی طرف میزائل داغے جانے کی خبر پر لوگ محفوظ پناہ گاہوں میں پہنچنے لگے اور ملک بھر میں بجنے والے سائرن کی آواز کو لاکھوں لوگوں نے سنا۔ جیسے ہی خطرے کی یہ گھنٹی بجی، ہم بی بی سی کے یروشلم بیورو میں موجود پناہ گاہ میں چلے گئے۔ یہ عمارت کا ایک محفوظ حصہ ہے جس میں کھڑکیاں نہیں تھیں۔ ہم بار بار دھماکوں کی آوازیں سن سکتے تھے جب میزائل ہمارے سر کے اوپر سے گزرتے تھے اور انھیں اسرائیل کا دفاعی نظام روک لیتا تھا۔ یہاں اور دوسری جگہوں سے سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ویڈیوز میں اسرائیلی فضا میں اڑتے میزائلوں سے پھوٹتی روشنی کی دھاریں اور پھر ان کی تباہی کے بعد دھوئیں کے بادل نمایاں تھے۔ جنوبی اسرائیل میں فلمائی گئی ایک ویڈیو میں میرے ایک واقف کار نے کہا ’یہ بہت سارے ہیں۔‘ اس ویڈیو میں رات کی تاریکی میں آسمان پر روشنی کے حلقے دیکھے جا سکتے تھے۔ آٹھ بجے کا وقت تھا جب اسرائیلی فوج نے کہا کہ اس کا فضائی دفاعی نظام حملہ آور میزائلوں کی نشاندہی کر کے انھیں روک رہا ہے اور لوگ اگلے پیغام تک محفوظ پناہ گاہوں میں ہی رہیں۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ ’آپ جو دھماکے سن رہے ہیں وہ میزائلوں کو روکنے اور گرنے والے پروجیکٹائلز کے ہیں۔‘ شام سے ہی یہ اطلاعات سامنے آنے کے بعد اسرائیل بھر میں تشویش بڑھ رہی تھی کہ ایران حملے کی تیاری کر رہا ہے۔ یہ اس وقت ہوا جب اسرائیل نے لبنان پر زمینی حملے کا اعلان کیا، جسے اس کی فوج حزب اللہ کے خلاف ’محدود، مقامی اور ہدف بنا کر کی گئی‘ زمینی کارروائی کہتی ہے۔ تل ابیب کی ایک رہائشی نے ایرانی میزائل حملے کے دوران بم سے بچنے کے لیے بنائی جانے والی پناہ گاہ میں بیتے لمحات پر بی بی سی سے بات کی ہے۔ صحافت کی طالبہ تالیا اشرت نے بی بی سی ریڈیو فور کے پروگرام ورلڈ ٹو نائٹ میں بتایا کہ وہ اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ ان کی والدہ کے گھر رات کا کھانا کھا رہی تھیں جب ان کے فون پر سرکاری ایمرجنسی الارم بجنے لگا۔ انھوں نے بتایا کہ ’سب جانتے ہیں کہ یہ کوڈ ریڈ ہوتا ہے۔ سب نیچے بھاگے، تین منٹ کے اندر عورتیں، بچے، بوڑھے۔‘ جیسے ہی میزائل سر کے اوپر سے گزرے، ملک کے مختلف حصوں میں محفوظ پناہ گاہوں میں موجود لوگوں کی طرف سے پیغامات آنے لگے۔ جنوبی اسرائیل سے دو بچوں کی ماں نے مجھے وائس نوٹ کے ذریعے بتایا، ’ہر وقت بہت سارے الارم بجتے رہتے ہیں اس لیے ہم محفوظ کمرے میں ہیں...... لیکن ہم ابھی ٹھیک ہیں۔‘ تل ابیب کے ایک صحافی کا پیغام تھا ’بہت، بہت ہی خوفناک۔ میں اب بھی یقین نہیں کر سکتا کہ یہ ہماری زندگی ہے...... یہ خاتمے کے بہت قریب تھا‘۔ ان کا کہنا تھا کہ ’عام طور پر ہم نیچے پناہ گاہ میں نہیں جاتے لیکن اس بار ہمیں احساس ہوا کہ ہمیں نیچے جانا ہے۔‘ وسطی اسرائیل سے ایک وکیل نے واٹس ایپ پر اپنے پیغام میں کہا ’یہ ایک بلند آواز تھی‘۔ ان کا خیال تھا کہ ’آج رات بات یہاں ختم نہیں ہوگی۔ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ بات آگے کیسے بڑھتی ہے۔ یہ واقعی بہت خوفناک ہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ اسرائیلی فوج ہماری حفاظت کرے گی۔ ایران نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔‘ اور پھر پہلے پیغام کے تقریباً ایک گھنٹہ بعد، ہوم فرنٹ کمانڈ کی جانب سے ایک نئے الرٹ کے ساتھ فون دوبارہ تھرتھرا اٹھے جس میں لوگوں کو بتایا گیا کہ وہ پناہ گاہوں اور محفوظ علاقوں سے اب نکل سکتے ہیں۔

کیا ہریانہ میں 'عزمِ فتح کا کارواں' کامیاب ہوگا؟

از قلم: ڈاکٹر سلیم خان

'انڈیا' محاذ کے حامیوں کو ہریانہ میں راہل گاندھی کی انتخابی مہم سے دوری گراں گزر رہی تھی مگر پھر انہوں نے پولنگ سے تین دن قبل اچانک 'عزمِ فتح' کے کارواں کا اعلان کر دیا۔ اس 'وجئے سنکلپ یاترا' کا عوام نے جس جوش وخروش کے ساتھ استقبال کیا وہ بی جے پی تو دور کانگریس کی بھی توقعات سے پرے تھا۔ اس میں شک نہیں کہ پارلیمانی انتخاب میں کانگریس نے صفر سے پانچ پر چھلانگ لگا کر بڑی کامیابی درج کرائی لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے پانچ نشستوں پر بی جے پی کے امیدوار کامیاب ہوئے ۔ ووٹ کا تناسب دیکھیں تو بی جے پی کو کانگریس پر ایک فیصد سے کم کی فوقیت حاصل تھی لیکن اگر انڈیا محاذ میں شامل عام آدمی پارٹی کے ووٹ کانگریس میں ملا دیئے جائیں تو اسے بی جے پی پر ایک فیصد سے کم کی بڑھت ملی ہوئی تھی۔ اس کا مطلب ہے کل ملا کر برابر سرابر کا معاملہ تھا لیکن راہل گاندھی کے کارواں نے نقشہ بدل دیا اور لوگ باگ اس بار بی جے پی کو جملہ 80 میں سے 40 تو دور 10 بھی ملنے پر خوش نصیب کہہ رہے ہیں ۔ یہ قیاس آرائی بالکل ہوائی بھی نہیں کیونکہ گزشتہ قومی انتخاب میں آر ایس ایس کے مرکزی دفتر والی ریاستِ مہاراشٹر کے اندر بی جے پی ایک ہندسے پر سمٹ چکی ہے۔ ہریانہ میں عوام کا جوش و خروش دیکھ کر کانگریس کے سکریٹری جئے رام رمیش نے یہاں تک کہہ دیا کہ امسال 4/ جون کے دن وزیر اعظم کو پہلا جھٹکا لگا تھا(جبکہ 400 پار کا خواب 240 پر آ گیا)۔ جئے رام رمیش پیشنگوئی ہے کہ 8/ اکتوبر کو انہیں دوسرا جھٹکا لگے گا ظاہر ہے وہ ڈبل جھٹکا 220 کے بجائے 440 وولٹ کا ہوگا۔ موصوف نے اپنی بات آگے بڑھاتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ'' (وزیر اعظم کو) تیسرا جھٹکا مہاراشٹر اور جھارکھنڈ کے اسمبلی انتخاب میں لگے گا کیونکہ ہریانہ میں کانگریس اور جموں و کشمیر میں انڈیا اتحاد کو نتیجہ خیز مینڈیٹ ملنے کی پوری امید ہے۔ ان نتائج کے دوررس اثرات بتاتے ہوئے وہ بولے اس کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی کی اقتدار سے وداعی کا آغاز یعنی الٹی گنتی شروع ہو جائے گی۔ کانگریس جنرل سکریٹری جئے رام رمیش نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی ہریانہ اور جموں وکشمیر اسمبلی انتخاب میں بھی پولرائزیشن کا سہارا لے رہی ہے، لیکن عوام اس کو پھر سے وہی سبق سکھائیں گے جو اس سال قومی انتخاب میں سکھایا گیا تھا۔ کانگریس کے جنرل جس طرح مہاراشٹر اور جھارکھنڈ کی بابت خاصے پر امید ہیں اسی طرح وزیر اعلیٰ نتیش کمار اور این چندر بابو نائیڈو سے بھی انہوں نے بڑی توقعات وابستہ کر رکھی ہیں اس لیے کہتے ہیں '' آگے دیکھیے کہ پٹنہ اور امراوتی میں اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔'' ان کی اس خود اعتمادی کے پس پشت ہریانہ میں راہل گاندھی کے دوروں اور جلسوں میں عوام کی بھیڑ اور یاترا کے اندر لوگوں کا ٹھاٹیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ ہریانہ کے اندر کانگریس کے سامنے سب سے بڑا چیلنج بھوپندر سنگھ ہڈا اور کماری شیلجا کی آپسی مہا بھارت تھا لیکن راہل گاندھی ان دونوں کے درمیان صلح صفائی کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اب وہ دونوں راہل اور پرینکا کے ساتھ شانہ بشانہ انتخابی سرگرمیوں پوری یکسوئی کے ساتھ جٹ گئے ہیں۔ 'ہریانہ وجئے سنکلپ یاترا' دراصل دو پہیوں پر چل رہی ہے۔ ان میں سے پہلا تو بی جے پی کی مرکزی و ریاستی حکومتوں کے تئیں پائی جانے والی مایوسی اور ناراضی ہے لیکن دوسرا اہم تر پہلو راہل گاندھی کا بیروزگاری اور مہنگائی جیسے عوامی دلچسپی کے مسائل کو نہایت جارحانہ انداز میں اٹھانا ہے۔ سنکلپ یاترا کے پہلے ہی دن صبح میں انبالہ کے نارائن گڑھ، کریم نانگر، ملانا، شاہ آباد میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ اس طرح شام کو جب وہ تھانیسر پہنچی تو وہاں بھی اس کا زبردست خیر مقدم کیا گیا اور انبالہ کی میں مانند، کروکشیتر کے اندر عظیم الشان انتخابی جلسہ کا انعقاد ہوا جہاں راہل گاندھی نے بی جے پی دھجیاں اڑا دیں ۔ زراعت کے سبب ہریانہ ایک خوشحال ریاست ہے مگر بیروزگاری کی آسیب نے اسے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور کچھ حصوں میں بیروزگار نوجوان نشے کی لت میں پڑ کر اپنا مستقبل روند رہے ہیں۔ مذکورہ بالا تناظر میں جب راہل گاندھی اڈانی کا ذکر چھیڑ کر انہیں وزیر اعظم نریندر مودی سے جوڑ دیتے ہیں تو یہ بیروزگار نوجوانوں کے من کی بات بن جاتی ہے۔ انبالہ کے اندر راہل گاندھی نے یہ کہہ کر عوام کا دل جیت لیا کہ'' یہ مودی کی نہیں، بلکہ اڈانی کی حکومت ہے۔ ہریانہ میں اڈانی جیسے لوگوں کی حکومت نہیں چاہیے۔ اڈانی کھیت میں محنت نہیں کرتے، کوئی چھوٹا کاروبار نہیں کرتے۔ لیکن ہر صبح ان کے بینک اکاؤنٹ میں سنامی کی طرح پیسہ آ رہا ہے۔'' عام لوگوں کے لیے اڈانی غیر ہو سکتا ہے لیکن پھر اڈانی اور مودی کے رشتے کی بابت جب راہل کہتے ہیں کہ'' وزیر اعظم نریندر مودی غریبوں کی جیب سے طوفان کی طرح پیسہ نکال کر سنامی کی طرح اڈانی کی تجوری میں ڈال رہے ہیں'' تو لوگوں کو ایسا لگتا ہے کہ یہ شخص ان کا خیر خواہ ہے۔ عوام کا دل جیتنے کی خاطر راہل یہ اعلان کر دیتے ہیں کہ'' میرا ہدف ہے کہ جتنا پیسہ مودی نے اپنے متروں (دوستوں) کو دیا ہے، اتنا پیسہ میں ہندوستان کے غریبوں، استحصال زدہ و محروم طبقات کو دوں گا۔'' اس کے برعکس مہنگائی اور بیروزگاری مار سہنے والے لوگوں سے جب وزیر اعظم نریندر مودی ان کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے کہتے ہیں کہ بی جے پی حکومت کے تحت، ہریانہ زراعت اور صنعت دونوں کے لحاظ سے ملک کی اعلیٰ ریاستوں میں اپنی جگہ بنا رہا ہے۔ اس کے بعد پروچن دیتے ہیں کہ جب صنعت کاری بڑھتی ہے تو غریبوں، کسانوں اور دلتوں کو سب سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے تو ہنسی آتی ہے۔ آگے چل کر جب وزیر اعظم کانگریس کی شکست اور بی جے پی کی فتح مندی کا مژدہ سناتے ہیں تو تعجب ہوتا ہے کہ یہ شخص کہیں شیخ چلی کے خواب تو نہیں دیکھ رہا ہے۔ اس کے بعد جب وہ خود میاں مٹھو بن کر فرماتے ہیں'' میں فخر سے کہتا ہوں کہ میں جو بھی ہوں، ہریانہ نے بھی اس میں بہت تعاون کیا ہے'' تو رونا آتا ہے۔ ہریانہ میں بی جے پی نے وزیر اعلیٰ منوہر لال کھٹر کو ان کی نااہلی اور بدعنوانی کے سبب عہدے سے ہٹا دیا اب ان کو بغل میں بیٹھا کر جب وزیر اعظم کانگریس کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس پارٹی کا ہائی کمان کرپشن میں ملوث ہو تو اس سے نیچے والوں کو کھلی چھوٹ مل جاتی ہے تو ان کی ڈھٹائی پر رشک آتا ہے۔ اس کے برخلاف عوام کے جمِ غفیر سے مخاطب کر کے جب راہل گاندھی ہریانہ میں موجود بے روزگاری، اگنی ویر منصوبہ اور مہنگائی کے مسائل پر اپنی فکر مندی کا اظہار کرتے ہیں تو نوجوانوں اس میں اپنائیت نظر آتی ہے۔ راہل گاندھی نے امریکہ میں ان سے ملنے والے ہریانوی نوجوانوں کا حوالہ دے کر کہا کہ ریاست کا نوجوان 50-50 لاکھ روپے خرچ کر جان جوکھم میں ڈالتے ہوئے بیرون ممالک جانے کے لیے مجبور ہے کیونکہ ہریانہ میں انھیں روزگار نہیں ملتا۔ وہ اگنی ویر منصوبے کو فوجی جوانوں کے پنشن کی چوری گردانتے ہیں تو یہ الزام حقیقت حال سے قریب تر معلوم ہوتا ہے۔ راہل گاندھی نے اپنے خطاب میں کسانوں کے احتجاج کی یہ وجہ بتائی کہ'' کسان جانتے تھے زرعی قوانین کی آڑ میں مودی حکومت ان کی جیب سے مزید ایک طریقے سے پیسہ چھینے گی اس لیے وہ احتجاجی مظاہرہ کرنے کے لیے مجبور ہوئے ۔'' ہریانہ میں چونکہ جاٹ سماج بی جے پی کے خلاف ہے اس لیے بی جے پی دلت رائے دہندگان پر ڈورے ڈال رہی ہے اور آئین کی قسمیں کھا کر کہہ رہی ہے کہ کانگریس ریزرویشن ختم کر دے گی ۔ راہل گاندھی نے ذات پر مبنی مردم شماری کا پرزور مطالبہ کر کے اس معاملے میں بی جے پی کو بالکل بے دست و پا کر دیا ہے اور کوئی اس کے آنسوؤں پر یقین نہیں کرتا۔ راہل اعداد و شمار کی مدد سے اپنا موقف اس طرح رکھتے ہیں ملک میں او بی سی کی 50 فیصد، دلتوں کی 15 فیصد، اقلیتوں کی 15 فیصد اور قبائلیوں کی 8 فیصد آبادی ہے۔ لیکن ان طبقات کی ملک میں کہیں بھی شراکت داری نہیں ہے۔ مرکزی حکومت کو چلانے والے 90/ افسران میں سے صرف 3 کا تعلق او بی سی طبقہ سے ہے۔ راہل گاندھی اس صورتحال کے لیے مرکز کی مودی حکومت کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ ان کے مطابق ریاست میں کانگریس اور بی جے پی کے درمیان نظریات کی لڑائی ہے۔ ایک طرف انصاف ہے تو دوسری طرف ناانصافی۔ ایک طرف کسانوں اور مزدوروں کا مفاد تو دوسری طرف اڈانی اور امبانی جیسے لوگوں کا فائدہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ عوام اپنے فائدے اور نقصان کی بات پر توجہ دیں گے یا نان بایولوجیکل مخلوق کی وعظ و نصیحت سے پر یقین کریں گے؟ فی الحال بی جے پی کی بہت بڑی ضرورت وزیر اعظم کو مہا آتما ہونے کے خمار سے نکال کر عام آدمی بنانا ہے مگر یہ اتنا ہی بڑا چیلنج بھی ہے۔ انتخابی نتائج پر اس کا کیا اثر پڑے گا یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

تمہارا گھر تمہارے لئے پرسکون ہو، فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نقاش نائطی -+966562677707

عن عقبة بن عامر الجهني رضى الله عنه قال. قلت يا رسول الله ما النجاة؟ قال: ﷺ "أمسِكْ عليكَ لسانَكَ. وليسعْكَ بيتُك. وابكِ على خطيئتِكَ"

عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا:-"میں نے عرض کیا، یارسول اللہ، نجات کیا ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-"السلام علیکم اپنی زبان پر قابو رکھو اور تمہارا گھر تمہارے لئے پرسکون ہو، اور اپنے گناہ پر رو رو کر (معافی تلافی) کرلو"عقبہ بن عامر رض نے جب یہ پوچھا کہ ہم مسلمانوں کی نجات کس میں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو جواب دیا اس میں تین نکات پر سختی سے عمل پیرائی کا حکم ہوا، پہلا اپنی زبان پر قابو پائے رہا جائے، بڑوں سے احترام سے تو چھوٹوں سے شفقت کے ساتھ ہمکلامی کی جائے، باوجود غصہ کے گالی گلوج جیسی بدکلامی سے پرہیز کیا جائے، دوسری بات اپنے گھر ہی میں عافیت تلاش کی جائے، گھر کے باہر کسی اور کے گھر (یا ہوٹل) میں پکی پکوان کی فکریں نہ کی جائیں۔ جو کچھ اپنے گھر میں میسر ہے، اسی پر قناعت کئے، اپنے رزاق دو جہاں کا تشکر بجالایا جائے۔ تیسری بات بشر یعنی انسان ہونے کے ناطے گناہ سرزد بھی ہو جائے تو، رو رو کر، اپنے مالک دو جہاں سے استغفار و مغفرت طلب کی جائے۔ اسی میں ہم مسلمان و مومن کے لئے نجات و سکوں پنہاں ہے۔ ہمارے اسلاف سلف وصالحین کی عادت ہمیشہ یہ رہی کہ مسجد میں کسی مسافر کو پاتے تو اسے اپنے ہمراہ اپنے گھر لے آتے اور اسکی خاطر تواضع کی جاتی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رض کے گھر، انکے ساتھ ہر کھانے پر کوئی نہ کوئی مہمان ضرور ہوتا تھا۔ خود ہمارے مرحوم آبا حضور، اسعت رزق کی وجہ، گھر میں جب جب بھی پلاؤ بریانی یا کوئی مخصوص مرغن پکوان پکتی تھیں تو محلے کے مسجد امام مولانا کو، گھر بلا، انکے ساتھ ہی کھانا کھانے کے عادی سے ہو گئے تھے۔ انگریزوں کے دور میں، تجارتی غرض سے گئے کسی وفد کی معرفت، دہلی میں ہوٹل کھولے جانے کی خبر لکھنؤ میں کسی بزرگ کے علم میں لائی گئی تو، کہنے والے کہتے تھے، وہ بزرگ زار و قطار رونے لگے، روتے روتے کہتے جاتے تھے"اس دنیا سے مہمان نوازی اٹھ جائیگی" چار پانچ دہے قبل، ہمارے اپنے بچپن میں، اہل نائط گھرانوں میں کوئی نہ کوئی مہمان موجود رہتا تھا۔ عموماً ہر گھر کی ڈیوڑھی پر، کسی بزرگ فقیر ہی کی، مہمان کے طور خاطر تواضع کی جاتی تھی۔ لیکن فی زمانہ اس تعلیم یافتہ نوجوان نسل تفکر کے اعتبار سے، کسی کا بھی اچانک بطور مہمان گھر وارد ہونا، کسی کو تکلیف دینے لائق، غیر اخلاقی عمل ہے، موجودہ جدت پسند تعلیم یافتگان تفکر، خود کے وقت مقرر کر بلائے گئے، مہمان ہی کو مہمان تصور کیا جاتا ہے بن بلائے، آئے مہمان کو مہمان تصور ہی نہیں کیا جاتا ہے۔ فی زمانہ خلیج رہگزار پیٹرو ڈالر من سلوی بہتات نے، گھر مستقل نوکرانی کے علاوہ الگ الگ کام کے بہانے، جز وقتی نوکرانیوں کے آتے جاتے پس منظر میں بھی، اور کپڑے دھونے، سالن مصالحہ پیسنے الکٹرانک مشینوں کی دستیابی باوجود، گھر کی نساء میں سست مزاجی، کسل مندی رجحان کے چلتے، اور معاشرے کے ہر گلی نکڑ پر، کھلے ہوٹلوں کی بہتات پس منظر میں، ہفتہ میں ایک دو مرتبہ کسی اچھے ہوٹل جاکر کھانے کی عادت باوجود، کسی نہ کسی بہانے ہوٹلوں میں آرڈر کر، کھانا منگوا، مزے اڑانے کا رواج ہر گھر، ہر خاندان میں عام سا ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ جانتے بوجھتے کہ، اپنی آنکھوں سے اوجھل، ہوٹل کے ماحول میں، سالن کو لذیذ تر بنانے کے چکر میں، انسانی ہڈیوں کو کمزور کرتے کیمیکل مونو سوڈیم، اجی نہ موٹو کثیر مقدار ملائے جاتے ہیں۔ اپنے کسل مزاجی حمار پن میں، چٹخارے دار مضر صحت کھانے، نہ صرف بڑے شوق سے کھائے جاتے ہیں۔ بلکہ صحت بگڑنے پر، ہزاروں روپئے ڈاکٹروں اور شفاخانوں میں لٹائے بھی جاتے ہیں۔ شوہر و فرزند و فرزندان کی مشترکہ ہزاروں روپئے ماہانہ کمائی، ہر ماہ من سلوی اترنے کے باوجود، گھر میں برکت نہ ہونے کا رونا ہر کوئی روتا پایا جاتا ہے۔ آج جامعہ اسلامیہ بھٹکل سے منطقہ شرقیہ آئے خیر سگالی وفد کے رکن مہتمم جامعہ مولوی مقبول کوبٹے مدظلہ کے، الجبیل کوک زون ہوٹل منعقدہ اجلاس عام میں، وطن کے بگڑتے حالات بیان کرتے بتائی حدیث. "وليسعْكَ بيتُك". "تمہارا گھر تمہارے لئے پرسکون ہو"فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عین خلاف، ہم اپنے گھروں میں عافیت تلاشنے سے ماورائیت اختیار کئے، اکثر و بیشتر ہوٹلوں کے مضر صحت کھانوں پر تکیہ کرنے لگیں تو ہمارے گھروں سے برکت وسکوں ہم غائب ہوتا پائیں تو اس میں تعجب والی بات کہاں باقی رہتی ہے؟ پہلے گھر کی نساء پرانے کئی کئی سو میٹر لمبے گھرانوں میں، کوکنگ گیس سلنڈر ماورائیت والے دور میں، چولھے میں جلائے جانے والی لکڑیاں، ناریل کے چھلکے، گھر کے پچھواڑے سے لاتے لے جاتے چکر میں، دن میں کئی مرتبہ آتے جاتے، گھر کے مکینوں کے کپڑے خود اپنے ہاتھوں سے دھوتے، سکھاتے، پھر انہیں تہہ کئے سلیقے سے الماریوں میں رکھتے، کھان پکوان کے لئے درکار مصالحہ جات پتھر کی سیل پر روزانہ پیستے، بیسیوں مرتبہ اٹھک بیٹھک کرتے، ورزشی وطیرہ اپنائے، اپنے تمام تر کام اپنے ہاتھوں خود کئے، خود صحت مند تندرست رہا کرتی تھیں۔ لیکن فی زمانہ خلیجی کمائی پیٹرو ڈالر بہتات، ہر کام کے لئے، الکٹرونک آلات فراوانی باوجود اور جز وقتی نوکرانیوں کی موجودگی باوجود، کسل مندی باعث، یوں ہمہ وقت ہوٹلوں سے مضر صحت کھانے منگوا کھاتے رہتے تناظر میں اور خود گھر کی نساء بغیر محنت کھائے پئیے توضیع اوقات خاطر، بیٹھے بیٹھے ٹی وی سیریل افلام بینی کرتے، سست مزاج، کاہل اور چربی زدہ فربہ مائل ہوئے، کسی نہ کسی انجانے سقم کے شکار بنے، ڈاکٹروں پر پیسہ لٹاتے لٹاتے، رزق میں بے برکتی کے مارے، ہم ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہم اس دین اسلام کے پیروکار ہیں، جس کے نبی آخرالزماں کی لاڈلی بیٹی فاطمہ زہرہ، پتھر کی چکی پر چاول وگیہوں پیس پیس، ہاتھوں پر پڑے چھالے دکھا، حرب و جنگ بعد، مال غنیمت میں آئی کسی لونڈی کی فرمائش، اپنے آبا حضور سے جب کرتی ہیں تو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی لاڈلی بیٹی فاطمہ کو لونڈی یا نوکرانی دلوانے کے بجائے، مسلسل گھر کے کام سے ہونی تھکاوٹ، جوڑ درد، دور کرنے، تین تسبیحات ہر نماز بعد پڑھنے کی نصیحت کرتے پائے جاتے ہیں۔ اللہ ہی سے دعا ہے کہ وہ پاک پروردگار ہماری قومی ماں بہنوں بیٹیوں کو، اسوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پوری طرح عمل پیرا رہتے، اپنے ہاتھوں محنت کئے، اپنے گھر ہی میں سکون و فرحت کے متلاشی پائی جائیں۔ وما التوفیق الا باللہ

پربھنی کی مقامی صحافت کا ایک متحرک کردار، حمید ملک ایک منفرد شخصیت

یقین ہی نہیں ہوتا کہ حمید ملک کو اس جہاں فانی سے گزرے ہوئے دو سال بیت گئے ویسے ان کے انتقال کی خبر بھی سننے والوں کے لیے بجلی کے شاک سے کم نہ تھی ایک ایسا شخص جو ساری زندگی خوش پوش رہا اور ہمیشہ اپنے خوش باش ہونے کا تاثر دیتا رہا اور اپنی اس خوش باشی کے خول میں زندگی کے مسائل ومصایب کو چھپانے کے فن سے خوب واقف تھا جو ہمیشہ یوں سدا بہار نظر آتا تھا جیسے زندگی کے موسموں کا اس پر کوئی اثر ہی نہ ہوتا ہو یوں اچانک چل دیا کہ لوگ ہکا بکا رہ گئے حتی کہ انھیں آنسو بہانے کا بھی ہوش نہ رہا کہ ان کے لیے یقین کرنا مشکل تھا کہ یہ شخص ہمیشہ کے لیے اپنی محفل سے اٹھ گیا ہے شاید یہ کہتے ہوئے کہ

جان کر منجملہ خاصان میخانہ مجھے
مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ مجھے

حمید ملک صاحب سے شناسائی کا دورانیہ اس دور کا ہے جب ہم اسکولی طالبعلم ہونے کے باوجود سماجی زندگی میں سرگرم عمل تھے سماج کے متحرک چہروں سے ہم اور ہم سے وہ بخوبی واقف تھے وہ ملی سرگرمیوں کا ہیجان خیز دور تھا جلسے جلوس تحریکات حالات حاضرہ پر گفتگو بحث ومباحثے مسلمانوں کی سماجی زندگی کا ایک اہم عنصر بنے ہوئے تھے وہیں وہ دور مقامی صحافت کے عروج کا دور تھا ہر کوئی جو سماجی زندگی میں تھوڑا بہت ہی متحرک کیوں نہ ہو اپنا ایک ہفت روزہ نکالنا ضروری سمجھتا تھا جو نکالنا چنداں مشکل نہ تھا اور اس کے لیے تعلیمی لیاقت و قابلیت کی بھی اتنی ضرورت نہیں تھی وہ زمانہ مقامی سطح کی سیاست کا زمانہ تھا اور اخبار تشہیر کا ایک ذریعہ تھا مختلف اخبارات مختلف کیمپس میں بٹے ہوئے تھے اور کسی نہ کسی لیڈر سے جڑے ہوئے تھے بلکہ یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ مختلف لیڈروں کے بل پر اور بلدیہ و دیگر اداروں کے اشتہارات کے لیے ہی اخبارات نکالے جاتے تھے جس میں اپنے لیڈر کی تعریف اور اس کے مخالفین پر تنقید ہوتی تھی تاہم اسی حوالے سے عوامی مفادات کے معاملے بھی سامنے آتے تھے ایک بات اور تھی بھلے یہ ہفت روزہ اخبار چھوٹے تھے بھلے ہی اس کے ایڈیٹروں کو پڑھنا لکھنا نہیں آتا تھا لیکن سماج میں ان کا دب دبہ تھا اور اچھے اچھے ان سے خوف زدہ رہتے تھے کیونکہ ان میں اپنی بات کہنے کی ہمت اور جرات تھی اور کسی بھی ترم خان سے کبھی بھی ٹکرانے سے گریز نہ کرتے تھے یادش بخیر ہمارے اسکول سے نکلنے کے دور میں جمال ہاشمی کا منصوبہ ہفت روزہ اخبار ایک معروف اخبار تھا اسی کے آگے پیچھے پربھنی کا پہلا اور تاحال واحد روزنامہ پربھنی ٹائمز شروع ہوا اس سے قبل اپنے گھر اخبارات کے ڈھیر میں قومی محاذ اور ہم لوگ کے شمارے دیکھے تھے قومی محاذ کے ایڈیٹر ایڈوکیٹ مظہر علی خان اور معاون ایڈیٹر ڈاکٹر عبدالعلیم علیگ تھے جبکہ ہم لوگ کامریڈ امام الدین یقین تھے یہی دور حمید ملک صاحب کی صحافت کے آغاز کا دور رہا ان کے نام میں بڑا کن فیوزن تھا کوئی حمید ملک تو کوئی ملک حمید کہتا اس دور میں انھوں نے کامن، مذاق جیسے ہفت روزہ اخبارات نکالے ان کا سیاسی لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا تھا وہیں سماجی سرگرمیوں پر بھی ان کی نظر اور شمولیت تھی جب ہفت روزہ اخبارات کا دور ختم ہو گیا یا اس شعبہ میں زبردست رسہ کشی شروع ہوگی تو انھوں نے خاموشی سے یہ راستہ چھوڑ دیا وہ دور ہمارے صحافت کے آغاز کا دور تھا اور ہم نے بمبئی کے ہفت روزہ اخبار عالم سے اپنی صحافت کا آغاز کیا تھا جس میں ہماری نہایت بولڈ رپورٹنگ شایع ہوتی تھی اس دور میں ملک صاحب سے محض علیک سلیک تھی بلکہ کبھی کبھی معاصرانہ چشمک بھی پھر وہ کچھ عرصہ اورنگ آباد ٹائمز سے منسلک رہے پھر ان کا ایک عرصہ خاموشی میں گزرا کافی عرصہ بعد 2002 میں جب پربھنی کی محمدی مسجد پر بم سے حملہ ہوا تب میں نے اس پر ایک نہایت تفصیلی رپورٹ مرتب کی جسے اورنگ آباد ٹائمز نے کئی قسطوں میں شایع کی جسے کافی عوامی پذیرائی حاصل ہوئی تھی وہ دور موبائل کا دور نہیں تھا اس لیے لوگوں کے احساسات کا پتہ نہیں چلتا تھا تاہم مجھے یہ جان کر حیرت آمیز خوشی ہوئی کہ شہر کے آوٹ اسکرٹس میں ہوٹلوں میں کئی لوگ بیٹھتے ہیں اور کوئی ایک بندہ یہ نیوز پڑھ کر سناتا ہے اس رپورٹ کی اشاعت کے کچھ دنوں بعد ایک روز حمید ملک آ کر ملے اور اس رپورٹ کی اشاعت پر بہت مبارکباد پیش کی تب میں نے انھیں دوبارہ صحافت کے میدان میں سرگرم ہونے کے لیے کہا جسے انھوں نے بہت سنجیدگی سے لیا اور یہیں سے ایک نئے حمید ملک کا آغاز ہوا اور انھیں قبولیت عام کا درجہ بھی ملا بحیثیت شخصیت حمید ملک ایک متضاد مزاج کے حامل تھے جس بات کو وہ پسند نہیں کرتے برملا اس کی مخالفت کرتے سامنے والے کو سخت وست سنا دیتے لیکن تھوڑی ہی دیر بعد اپنے رویہ پر معذرت کر لیتے باوجود عمر میں کافی فرق کے وہ مجھے اپنا معاصر سمجھتے تھے زندگی میں ایسے کئی مواقع آئے جہاں ہمارے بیچ اختلافات ناراضگی اور شکر رنجیاں پیدا ہوئیں لیکن حمید ملک صاحب کی شخصیت کا خاص وصف تھا کہ جس سے بھی اختلافات پیدا ہوتے وہ آگے بڑھ کر اختلافات کو ختم کرتے تھے حمید ملک پربھنی کے ان چند لوگوں میں سے تھے جن کی عمر کا اندازہ ہی نہ ہوتا تھا وہیں وہ ہمیشہ چاق وچوبند رہتے تھے سامنے والے کی ظاہری خوبیوں کی دل کھول کر تعریف کرتے تھے جس کے سبب ان سے ملنے والا مسکرائے بغیر نہیں رہ سکتا تھا گفتگو میں بھی وہ کافی منہ پھٹ تھے اخبارات کی مالی مدد نہ کرتے ہوئے نیوز چھپوانے کے لیے آنے والے سیاسی سماجی کارکنوں کو وہ بے نقط سنا دیتے تھے لیکن نیوز کسی کی نہیں روکتے دوسری بات متنازع معاملات سے ہمیشہ گریز کرتے تھے اسی طرح مختلف اداروں تنظیموں کی نیوز من وعن شایع کرتے تھے جس کے سبب لوگ انہیں بہت چاہتے تھے گو کہ میرے اور ان کے تعلقات ہمیشہ نشیب وفراز کے شکار رہے لیکن یہ بھی ہے کہ وہ پربھنی کے ان چند لوگوں میں تھے جن کی میری تحریروں (مضامین) پر گہری نظر تھی اور جوان تحریروں اور تقریروں میں بین السطور تلاش کرتے تھے جب بھی ملتے میرے مضامین کے مشمولات کی تعریف کرتے کبھی کبھی مصنوعی اختلاف ظاہر کرتے ہوئے ڈانٹ ڈپٹ بھی کرتے لیکن میں جانتا تھا کہ وہ اس کے دل سے قاءل ہوتے تھے ان کے آفس پر اکثر چھوٹی موٹی تقاریب نشستیں منعقد ہوتیں جس میں وہ مجھے بہ اصرار مدعو کرتے لیکن میری ناعاقبت اندیش حق گوی کے سبب کوئی نہ کوئی تنازع کھڑا ہو جاتا جس سے کچھ لوگ ناراض ہو جاتے اور ماحول مکدر ہو جاتا یہ وہ لوگ ہوتے جن کی ان کے پاس بیٹھک ہوتی یا ان سے ان کے قریبی تعلقات اور کچھ کاروباری رشتے بھی ہوتے گو کہ ان سے میرا کوئی ذاتی یا سیاسی جھگڑا نہیں ہوتا تھا لیکن حالات حاظرہ پر کی گئی دوٹوک گفتگو کی تان ان ہی پر ٹوٹتی تھی یہ صورتحال ملک صاحب کے لیے بڑی کشمکش کی ہوتی ان کے لیے آگے کنواں پیچھے کھای والا معاملہ ہوتا وہ مجھ پر مصنوعی خفگی کا اظہار تو کرتے لیکن حقیقت سے منہ نہ موڑ سکتے تھے اس کا حل میں نے یہ نکالا کہ ان کی نشستوں میں جانے سے گریز کرنے لگا لیکن انھیں یہ بھی گوارا نہیں تھا اس غیر حاضری پر وہ بہت ناراض ہوتے اور پچھلے تنازعات پر دل کھول کر ہنستے غرض کہ وہ ایک منفرد اور متضاد کیفیات کی حامل شخصیت تھی ادب سے انھیں گہرا شغف تھا فلمی دنیا کا بھی ان کا گہرا مطالعہ تھا وہ سماجی موضوعات پر طویل گفتگو کرنا پسند کرتے تھے اکثر کوئی موضوع دے کر اس پر لکھنے کے لیے کہتے تھے اس سلسلے کی بھی کچھ مزیدار یادیں ہیں اس پر جتنا لکھا جائے کم ہے حمید ملک شہر کے واحد نامہ نگار تھے جو پورا وقت اپنے کام کو دیتے تھے ان کے آفس پر سیاسی سماجی وادبی شعبہ کے لوگوں کی بیٹھک ہوا کرتی تھی جب شہر میں قیادت کا خلاء پیدا ہوا تو حمید ملک نے کئی لوگوں کے تن نازک میں قیادت کی روح پھونکنے کی کوشش کی انھیں اپنے اخبار کے ذریعے بھی آگے بڑھایا اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے معلوم نہیں میں نشستوں میں اکثر چٹکی لیا کرتا کہ حمید ملک وہ کڑوی گولی ہے جسے کھانے پر لوگ مجبور ہیں کہ ان کی کڑوی کسیلی باتیں سن کر بھی ان کے پاس آنا لوگوں کی مجبوری ہے میری اس بات پر بہت ہنستے تھے ان کی زندگی گویا اس شعر کی تفسیر تھی کہ

بارے دنیا میں رہو غم زدہ یا شاد رہو
ایسا کچھ کر کے چلو یاں کہ بہت یاد رہو

ان کی موت پر یہی کہا جاسکتا ہے کہ

رہنے کو تو سدا دہر میں آتا نہیں کوئی
تم جیسے گئے ایسا بھی جاتا نہیں کوئی

واقعی حمید ملک کے انتقال سے ایک جو خلاء پیدا ہوا ہے وہ پر ہونا بہت مشکل ہے اللہ ان کی مغفرت فرمائے آمین ثم آمین

پاکستان میں پاگل بندر

تحریر: توصیف القاسمی (مولنواسی)
مقصود منزل پیراگپور سہارنپور واٹسپ نمبر
8860931450

پاکستان کے مشہور عالم دین مفتی طارق مسعود صاحب آج کل قرآن کریم میں گرامر کی غلطی کے حوالے سے چرچا میں ہیں، جب ان کو توجہ دلائی گئی تو انہوں نے صاف طور پر معذرت اور توبہ واستغفار بھی کر لی، مگر پاکستان کا جنونی مذہبی طبقہ ابھی بھی "سر تن سے جدا" کا نعرہ لگا رہا ہے۔ پاکستان کے سمجھدار اور معتدل مزاج طبقات ان کو مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ ابھی پاکستان نہ لوٹیں ۔مولانا محمود مدنی صاحب نے اسدالدین اویسی کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کیا تو بھارت کے مسلمانوں کا جنونی طبقہ ان کے پیچھے کچھ اس طرح پڑ گیا کہ عزت و احترام کی تمام حدیں پار کر دی ۔غامدی صاحب نے پاکستان میں توہینِ رسالت قانون کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کیا تو پھر سے وہی جنونی طبقہ حرکت میں آ گیا ، غامدی صاحب کے مطابق جس مسجد میں وہ نماز ادا کرتے تھے اس مسجد کو ہی بم دھماکے سے اڑانے کا پلان بن چکا تھا بروقت غامدی صاحب بیرون ملک شفٹ ہو گئے ۔ دیوبندیوں اور بریلویوں کے درمیان دونوں ہی ملکوں میں ایک زمانے تک سرد جنگ چلتی رہی جسکا جہاں موقع لگا اس کی وہیں خبر لے لی ۔مسلکی اعتبار سے تو گمراہی و ضلالت کے فتوے آج بھی عام ہیں پھر یہ ہی فتوے قوم میں جنون اور عدم برداشت کا ذہن پیدا کرتے ہیں۔ مشہور داعی ڈاکٹر ذاکر نائیک اس وقت پاکستان کے سرکاری دورے پر ہیں، پاکستان میں پھر سے یہ ہی جنونی ٹولہ حرکت میں آ گیا اور ان کو مناظرے کا چیلنج کرنے لگا ، ذاکر نائیک کے خلاف انتہائی بیہودگی کے ساتھ چیخنے چلانے لگا۔ پاکستان میں یہ جنون ہر طبقہ میں پایا جاتا ہے وہاں کے سیکولر لبرل لوگوں میں بھی بلا کا جنون ہے پاکستان کا سیکولر طبقہ الحاد و دہریت کی طرف بڑھا جا رہا ہے اور سیکولر خواتین میکدے کی طرف جا رہی ہیں، پاکستان میں ان کے پاس طاقت ہے تو وہاں کے جنونی سیکولر پوری طاقت سے حکومتی مشینری کو مذہبی جنونیوں کو کنٹرول کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں ، نتیجتاً پاکستان "پاگل بندروں" کا میدان بن جاتا ہے اور مخالف رائے رکھنے والے حضرات کو اپنی جان بچانے کے لئے بیرون ملک جانا پڑتا ہے۔ پاکستان میں اس جنون کی وجہ سے کتنے ہی علماء و لیڈران کو قتل کر دیا گیا ، وہاں ہر بڑے اور مشہور عالم کی جان خطرے میں ہے۔ پاکستانی جنون کو بھارت میں دیکھنا ہو تو بھارت کی ہندتوا طاقتوں کو دیکھ لو وہ آستھا (عقیدت) کے نام پر گائے کا گوبر کھا جائیں، پیشاب پی لیں، جے شری رام کا نعرہ لگا کر کسی بھی انسان کو قتل کر دیں ، یہ جنونی ٹولہ اقلیتوں کے خلاف حکومتی مشینری کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں اور جنون اس سب کو جواز justification بخش دیتا ہے۔ مسلمانوں کو اس جنونی صورتحال کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا چاہیے، علماء ودانشوران کو گہرائی سے اس صورتِ حال کا تجزیہ کرنا چاہیے اور مدارس سے لیکر مساجد تک اسکول سے لیکر یونورسٹیز تک اعتدال پسندی سکھانی چاہیے، تمام مذہبی سیاسی ونزاعی معاملات میں آخری فیصلوں کا حتمی اختیار کسی بھی صورت میں ہر کس و ناکس کو نہیں ہونا چاہیے ، اظہارِ رائے کی آزادی ، مذاکرات ، بحث ومباحثہ وغیرہ کا حق ہر انسان کو ہونا چاہئے۔ جنون کی دوسری کڑی ہے "اپنی رائے اور نظریات کو تھوپنا"۔ اپنی رائے اور نظریات کا اظہار خواہ وہ کتنے ہی غلط ہوں ہر کسی کا حق ہے، مگر کسی کو یہ اختیار ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ وہ اپنی رائے اور نظریات دوسروں کے اوپر تھوپے خواہ آپ کو اپنی رائے اور نظریات کتنے ہی بھلے منطقی اور اعلیٰ پائے کے معلوم ہوں مگر آپ کو تھوپنے کا حق ہرگز نہیں دیا جاسکتا۔ خیال رہے کہ اس نقطے پر آ کر مذہبی طبقہ ایک دم سے چیخ اٹھتا ہے کہ ایسے تو سماج میں آوارگی پھیلانے والوں کو کھلی چھوٹ مل جائے گی؟ تو یاد رکھنا چاہیے کہ آوارگی پھیلانے والوں کو کاؤنٹر کرنے کے لئے کھلی چھوٹ مذہبی طبقے کو بھی ملی ہوئی ہے آپ اچھے خیالات ونظریات عام کیجیے، اسلام کا پیغام عام کیجیے، آزادی کے مذکورہ تصور کے سائے تلے ہی سینکڑوں مبلغین اسلام و دعاۃ وغیرہ پیدا ہوئے ہیں اور اسلام کی عظیم خدمت انجام دے رہے ہیں، کسی عقلمند نے کہا ہے کہ برائی کو روکنے کے لئے دروازہ بند مت کرو ورنہ اچھائی بھی باہر ہی رہ جائے گی ۔دوسرے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جو نظریات وخیالات سماج کے لئے خطرناک اور تباہ کن ہوتے ہیں ان کی عمر کم ہی ہوتی ہے ،قرآن کریم کی اس آیت پر غور کیجیے .وأما ما ينفع الناس فيمكث في الأرض (ترجمہ) جو بھی لوگوں کو نفع پہنچائے گا وہ وہ زمین میں ٹھہر جائے گا۔ تیسرے یہ کہ آزادی اظہارِ رائے سے ہماری مراد مغربی مفکرین کی بیان کردہ آزادی نہیں ہے بلکہ وہ آزادی مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عمل کرنے کے لئے عطاء فرمائی ہے وہ آزادی مراد ہے جس سے انسان کے تمام اعمال کی ذمے داری روز قیامت خود انسان پر ڈالی جاسکے اور انسان کو جزا یا سزا کا مستحق قرار دیا جاسکے ، یہ ہی وجہ ہے کہ اسلام کے بنیادی تصورات کے مطابق جہاں انسان کی آزادی ختم وہاں اللہ تعالیٰ کی باز پرس بھی ختم ۔ میرے نزدیک مسلمانوں میں سب سے زیادہ معتدل طبقہ جماعت اسلامی کا ہے ، جماعت اسلامی کی مسجدوں میں نماز پڑھو تو آپ کو ہر طرح کا اور ہر مسلک کا آدمی نظر آ جائے گا اور کوئی کسی کی طرف اجنبیت بھری نگاہوں سے نہیں دیکھے گا نہ ہی فروعی مسائل و وظائف پر اصرار نظر آئے گا کوئی کہیں پر ہاتھ باندھیں ، تراویح آٹھ پڑھے یا بیس ،نماز کرسی پر پڑھے یا بیٹھ کر، آپ پینٹ پہنیں یا شلوار، مولانا مودودی یا جماعت اسلامی کے دیگر راہنماؤں کی تنقید کریں یا تعریف ،تقلید کریں یا عدم تقلید ، جماعت اسلامی سب کو ہضم کر لیتی ہے اور سب کو مسلمان ہی سمجھتی ہے۔

صلاح الدین ایوبی میموریل اسکولز اینڈ کالجز میں تعزیتی نشست کا انعقاد

بھیونڈی: 2 اکتوبر (شارف انصاری):- گزشتہ روز بوقت صبح 11 بجے آر کے عبداللہ ہال میں ایک تعزیتی نشست دی پیوپلس ویلفیئر ایسوسی ایشن کے اعزازی سیکرٹری شیخ جلیس احمد صاحب کی صدارت میں منعقد کی گئی۔ تعلیمی سال کے آغاز میں اردو ہائی اسکول کی ریاضی کی ہر دلعزیز معلمہ انصاری حنا کلیم اللہ اس دار فانی سے کوچ کر گئیں اور گزشتہ دنوں اُردو کے ماہر معلم خان محمد صابر صاحب کے اچانک رحلت فرمانے کے غم میں اور اُن کی دیرینہ خدمات کے اعتراف میں اس نشست کا انعقاد کیا گیا تھا۔ قاری محمد طیب فیضی نے کلام اللہ شریف کی تلاوت کی۔ اسکول ذا کے معلمین ومعلمات خان ارشاد سر، مومن ریشماں مس، شیخ عالیہ مس، شاہ عالم سر، فرخ نسیم سر نے مرحومین کے اوصاف حمید کا ذکر کیا۔ مرحومین کی تعلیمی خدمات کے ساتھ ساتھ اپنی دیرینہ رفاقت کا تذکرہ کرتے ہوئے حاضرین کو بھی اشکبار کر دیا۔ صدر مدرسین ڈاکٹر خان عطیہ، خان ریان صاحبان وصدر جلسہ نے تعزیتی ودعائیہ کلمات ادا کئے۔ بعدازآں اردو ہائی اسکول وجونیئر کالج کے چیئرمن مولانا اوصاف فلاحی صاحب نے مغفرت کے لیے دعا کی کہ اللہ سبحانہ وتعالی مرحومین کی مغفرت فرمائے انکی قبر کو نور سے بھر دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آمین یارب العالمین۔ اُردو ھائی اسکول کے سپروائزر فرخ سر کے تشکرانہ الفاظ پر نشست برخاست ہوئی۔

سیلاب کا قہر اور ہماری ذمہ داریاں

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ

خشکی اور سیلاب برسوں سے ہندوستان کا مقدر بنے ہوئے ہیں، بارش نہ ہونے کی وجہ سے جب موسم خشک رہتا ہے تو فصلیں کھیتوں میں نہیں لگ پاتیں، اور وہ غذائی اجناس جن کے پودوں کی نشو ونما کے لیے زمین کی نمی کافی نہیں ہوتی وہ یا تو لگائے نہیں جا پاتے اور کبھی بارش نہ ہونے کی وجہ سے لگانے کے بعد بھی سوکھ جاتے ہیں، ایسے میں غذائی اجناس کی پیداوار کم ہو جاتی ہے اور ضرورت کے مطابق آبادی کے اعتبار سے خوراک کا مہیا کرنا ذرا دشوار ہو جاتا ہے، یقیناً ہندوستان غذائی اجناس کے معاملہ میں خود کفیل ہے، لیکن موسم کا مزاج بدل جاتا ہے اور برسات کے ایام خشک گذر جاتے ہیں تو پریشانیاں بڑھ جاتی ہیں۔ دوسرا معاملہ سیلاب کا ہے، یہ کبھی بارش کی کثرت سے ہوتا ہے اور کبھی پڑوسی ملک کے پانی چھوڑ دینے کی وجہ سے، خشک موسم کی بہ نسبت سیلاب زیادہ قہر ڈھاتا ہے، جتنے دن سیلاب رہتا ہے، لوگ بے گھر ہو جاتے ہیں، اونچی جگہوں پر پناہ لینے پر مجبور ہوتے ہیں، عورتوں اور بچوں کا بُرا حال ہوتا ہے، ضرورت کی چیزیں، پانی، دودھ، ماچس، بسکٹ، قضائے حاجت کے لیے مناسب جگہ میسر نہیں ہوتے، سرکاری انتظام ناکافی ہوتا ہے اور جو پہونچتا ہے وہ بندر بانٹ کے بعد کم مقدار میں پہونچتا ہے، سرکاری ایجنسیوں کی نالی میں اتنے سوراخ ہوتے ہیں کہ امداد کی رقم اور سہولیات ضرورت مندوں تک پہونچتے پہونچتے چوتھائی سے بھی کم ہو جاتے ہیں، سرکاری افسران اور کارکنوں کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں اور متاثرین کی حالت میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں آتی، یہ ہمارے ملک کا المیہ ہے کہ ریلیف اور امداد کی رقموں پر بھی افسران اور کارکنان قبضہ کرنے سے نہیں ہچکچاتے اور شیر مادر کی طرح اس کا استعمال کر جاتے ہیں، وہ بھی بغیر ڈکار لیے ہوئے۔ ان دنوں بھی مختلف ریاستوں، گجرات، راجستھان، بہار، ہماچل پردیش، تری پورہ، آندھرا پردیش، آسام، تلنگانہ، ناگالینڈ، وغیرہ سیلاب اور تودے گرنے، چٹانیں کھسکنے کی وجہ سے دور کرب والم سے گذر رہے ہیں۔ 1950 میں ہندوستان میں صرف ڈھائی کروڑ ہیکٹر ایسی زمینیں تھیں جہاں سیلاب آتا تھا، لیکن تمام تر ترقیاتی دعووں کے باوجود صورت حال یہ ہے کہ اب تقریباً ساٹھ کروڑ ہیکٹر ایسی زمینیں ہیں جو سیلاب کی زد میں ہر سال آ جاتی ہیں، اور ہماری اس مصیبت سے نمٹنے کی ساری تیاری کو ٹھینگا دکھا کر گذر جاتا ہے۔ صرف بہار کی بات کریں تو گنگا میں پانی کی سطح میں غیر معمولی اُچھال آیا ہے، جس کی وجہ سے بکسر بھوجپور، سارن، ویشالی، پٹنہ، سمستی پور، بیگوسرائے، لکھی سرائے، مونگیر، کھگڑیا، بھاگلپور اور کٹیہار میں 2.67 لاکھ آبادی کو سیلاب کی تباہ کاریوں کا سامنا ہے، گنگا کے علاوہ کوسی بوڑھی گنڈک، گھاگھرا، پن پن اور سون ندیوں کے پانی میں بھی اضافہ درج کیا گیا ہے، محکمہ موسمیات کے مطابق اس سال اب تک معمول سے آٹھ فیصد زیادہ بارش ہوئی ہے، دوسری طرف ملک کے ایک سو پچاس اضلاع یعنی ایک چوتھائی کو خشک سالی کا سامنا ہے، ہم سیلاب کے اس پانی کو وہاں تک پہونچانے پر قادر نہیں ہیں، اگر ایسا ہو سکتا تو ملک دونوں قسم کی پریشانیوں سے بچ سکتا تھا۔ اس صورت حال کے پیدا کرنے میں ہماری حصہ داری بھی کم نہیں ہے، ترقی اور توسیع کے نام پر ہمارے منصوبوں میں پانی کی نکاسی پر دھیان نہیں دیا گیا، ہم نے نالیوں اور پانی کے نکاس کے راستوں کو گندگیوں کے ڈھیر سے بند کر دیا ہے، اس لیے تھوڑی بارش ہونے پر بھی پانی کا جماؤ ہو جاتا ہے، سڑکیں بند ہو جاتی ہیں اور چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ ملک میں صرف چار مہینے بارش کے ہیں، جن میں 80٪ فی صد برسات ہوتی ہے، کیا سرکاری سطح پر ہم اس تباہ کن پانی کو جمع کر کے خشک علاقوں میں پہونچانے کا مناسب نظم نہیں کر سکتے، پنجاب نے اس کا کامیاب تجربہ کیا ہے، جس کی وجہ سے وہاں خشک سالی کا گذر نہیں ہوتا اور بڑے بڑے ڈیم میں پانی اسٹور کیا جاتا ہے، اور ضرورت کے وقت اس کا استعمال کیا جاتا ہے، بھاکڑہ اور ننگل ڈیم سے یہی کام لیا جاتا ہے، کیا ملک کی دوسری ریاستوں میں اس تجربہ کی توسیع نہیں کی جاسکتی، ضرور کی جاسکتی ہے، بعض ریاستوں میں ڈیم بنائے بھی گیے ہیں، لیکن وہ سیلاب کی تباہ کاریوں کو روکنے اور خشکی کے وقت دوسرے علاقوں میں پانی پہونچانے کے عمل کے اعتبار سے کافی نہیں ہیں، سرکار اور حکومت کو خصوصی طور پر اس طرف توجہ دینی چاہیے اگر ہم اس منصوبہ میں کامیاب ہو گیے تو یہ سیلاب زدہ علاقوں کے لیے بھلا ہوگا، اور ہر سال جو امداد کے نام پر سرکار کو اربوں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں، اس کی نوبت نہیں آئے گی۔ جو علاقے سیلاب سے متاثر ہیں، ان کی قریب کی آبادی جن کو اللہ نے اس مصیبت سے محفوظ رکھا ہے ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے وسائل سے منظم انداز میں متاثرین کی خبر گیری اور ان کی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے فکر مند ہوں، سرکاری سطح پر جو امداد کا کام ہو رہا ہے اس پر نگاہ رکھیں کہ وہ مکمل طور پر ضرورت مندوں تک پہونچ رہا ہے یا نہیں۔ امارت شرعیہ بھی سیلاب متاثرین کے لیے راحت رسانی کا کام کر رہی ہے، اس نے ہر موقع سے چاہے آفت زمینی ہو یا آسمانی بغیر ذات ومذہب کی قید کے امدادی رقوم اور سامان ضرورت مندوں تک پہونچایا ہے، ایسے موقع پر امارت شرعیہ پورے ملک میں کام کرتی ہے اور اس نے ماضی میں گجرات فساد، کشمیر کے سیلاب، نوح راجستھان اور مظفر نگر کے فساد وغیرہ کے موقع سے مہینوں کام کیا ہے، اور اب بھی ہمارے حوصلے بلند ہیں، البتہ کبھی کبھی وسائل کی کمی کا ہمیں شکوہ ہوتا ہے، اس لیے ایسے تمام لوگ جو متاثرین تک امداد نہیں پہونچا سکتے، ان کے لیے امارت شرعیہ کی خدمات حاضر ہیں، وہ اپنی امدادی رقم بیت المال امارت شرعیہ کو ارسال کر دیں، امارت شرعیہ کے خدام کو اس کام کا اچھا تجربہ ہے، اس کام کو آپ کی طرف سے انجام دیں گے، امارت شرعیہ کی ایک ٹیم کھگڑیا کے علاقہ میں ریلیف کا کام کر کے ابھی لوٹی ہے، دوسرے سیلاب زدہ علاقوں میں امیر شریعت مفکر ملت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم کے حکم وہدایت پر امداد رسانی کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے، ہماری منصوبہ بندی کی کامیابی کا مدار آپ کے دست تعاون دراز کرنے پر ہے، ہمیں آپ کے تعاون کا انتظار رہے گا

روزنامہ 3
ورق تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
03 Oct. 2024

گناہوں کی ایک نحوست دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے محرومی بھی ہے

شہر سلوڑ ضلع اورنگ آباد میں منعقدہ اجلاس سے مولانا عرفان قاسمی مبلغ دار العلوم دیو بند کا خطاب

اورنگ آباد۔2/اکتوبر 2024 (پریس ریلیز) گناہوں کی ایک نحوست دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے محرومی بھی ہے، گناہوں کا ایک بھیانک اور ہولناک انجام کفر بھی ہے اور یہ ایسا ہلاکت خیز انجام ہے کہ جس کے نتیجے میں بندہ ہمیشہ کے لئے اللہ پاک کی ناراضگی اور عذابِ جہنم کا مستحق بن جاتا ہے۔ان خیالات کا اظہار مہمان خصوصی مولانا محمد عرفان قاسمی صاحب مبلغ دار العلوم دیو بند نے جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام شہر سلوڑ ضلع اورنگ آباد کے فتح اسلام مسجد کے مرکزی ہال میں منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ اور اصلاح معاشرہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔مولانا موصوف نے معاشرتی برائیوں اور گناہوں سے بچنے کا شرکاء وعدہ لیتے ہوئے نیکی کاموں پنج وقتہ نمازوں کی پابندی، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے، صلہ رحمی کرنے، ضرورت مندوں اور پڑوسیوں کا خیال رکھنے کی طرف شرکاء کی توجہ مبذول کرائی۔صدر اجلاس قاری شمس الحق صاحب قریشی (صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے اپنے خطاب میں نبی کریم ﷺ کی سیرت کو زندگی کی کامیابی کا راز قرار دیا، اور چند سبق آموز واقعات کے ذریعے اسوۂ حسنہ کی پیروی کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے معاشرتی برائیوں، جیسے کہ سود، جہیز، اور دیگر غیر شرعی رسومات سے بچنے کی تلقین کی۔اجلاس میں مولانا معزالدین صاحب فاروقی (صدر جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد) نے نوجوانوں کو صراط مستقیم پر چلنے اور سیرت النبی ﷺ کو اپنی زندگی کا عملی نمونہ بنانے کی ترغیب دی۔اورکہا کہ ہمارے صوبائی صدر محترم مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی ہدایت ونگرانی میں اصلاح معاشرہ کے یہ پروگرام کامیابی کے ساتھ چلائے جارہے ہیں اللہ ان پروگراموں کو امت کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔مفتی عبدالرزاق صاحب ملی نے جمعیۃ علماء کے نظریات اور انبیاء کی دعوت کے فلسفے کو نہایت خوبصورت انداز میں بیان کیا۔مولانا آبان صدیقی صاحب (سکریٹری جمعیۃ علماء اورنگ آباد) نے جامع اور پُراثر تمہیدی کلمات میں اصلاحِ معاشرہ تحریک کی تاریخ اور اہمیت پر روشنی ڈالی، انہوں نے اس تحریک کے بانی حضرت فدائے ملت رحمۃ اللہ علیہ کے وژن کو بیان کرتے ہوئے حاضرین کو معاشرتی برائیوں سے بچنے اور نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔مفتی حماد قریشی صاحب (آرگنائزر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے اپنے بیان میں محبت رسول ﷺ کی فضیلت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہر فرد اپنے آپ کو بہتر بنانے کی کوشش کرے تو معاشرے کی مجموعی اصلاح ممکن ہے۔اجلاس کا آغاز مولانا خلیل احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا، قاری عبدالغفار صاحب نے نعتِ رسول ﷺ پیش کی۔اجلاس کی نظامت مفتی اظہر صاحب رحمانی نے نہایت دلنشین اور خوبصورت انداز میں انجام دی، اس اجلاس کو کامیاب بنانے کے لئے مقامی جمعیۃ العلماء کے صدر حافظ نذیر احمد، نائب صدور میں مولوی شہزاد جامعی، حاجی اسحاق باغبان جنرل سکریٹری دیشمکھ غلام حسین، جوائنٹ سکریٹری مفتی اظہر، خازن حافظ نواب، دیگر اراکین میں حافظ عبدالقادر، مولوی عارف، مولانا محمد علی قریشی، قاری مختار، حافظ صادق، حافظ، اظہر، حافظ عمر قریشی، حافظ جاوید، حافظ سلطان، حافظ عبدالعظیم، مولانا توصیف، مولوی ندیم، قاری شاکر، قاری جمیل، حافظ زید، حذیفہ باغبان اور جامع مسجد، فتح اسلام مسجد، فاطمہ مسجد کے نوجوانوں نے انتھک کاوشیں کی، مہمانان خصوصی کی حیثیت سے جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد کے عہدے داران بالخصوص عبدالروف انجینئر صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد) و دیگر اراکین اور تعلقہ جات جمعیۃ یونٹوں کے علماء حفاظ کثیر تعداد میں شریک تھے۔اجلاس کا اختتام حضرت مولانا عرفان صاحب کی رقت آمیز دعا سے ہوا۔

ضلع پریشد اردو ماڈل اسکول ہیور کھیڑ میں عظیم الشان جلسہ سیرت النبی ﷺ

کوئز مقابلہ، نعت پاک اور تقاریر میں 150 طلباء نے حصّہ لیا

ننھی ننھی زبانوں سے خوداعتمادی کے ساتھ نبی کریم (ص) کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی

اکولہ: 2 اکتوبر (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) اکولہ ضلع کے تلہارا تعلقہ میں واقع ہیور کھیڑ شہر کی ضلع پریشد اردو ماڈل اسکول میں ماہ ربیع الاول کی مناسبت سے عظیم الشان جلسہ سیرت النبی کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت اسکول انتظامیہ کمیٹی کے صدر شیخ شفیع شیخ خلیل نے فرمائی۔ جب کہ ہیور کھیڑ پولیس اسٹیشن کے تھانیدار گجانن راٹھوڑ، ضلع پریشد آکولہ کے سابق شکشن سبھاپتی و سینسر بورڈ کے سابق ممبر شعیب علی میر صاحب، آکولہ ضلع پریشد کے سابق نائب صدر ضمیر اللہ خان پٹھان، ہیور کھیڑ گرام پنچایت کے سابق نائب سرپنچ رمیش دوتونڈے، محمد فاروق صحافی وِدربھ کی دہاڑ، اور شیخ ضمیر پترکار اور اسکول انتظامیہ کمیٹی کے تمام ممبران اور سرپرست کی مہمان خصوصی شرکت رہی۔ غرض و غایت مدرسہ ہذا کے صدر مدرس سید جواد حسین سر نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ مورخہ 28 ستمبر کو سیرت النبی کوئز کے تحت تحریری مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ آٹھ روز قبل سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق 419 سوالات (مع جوابات) پر مشتمل 35 صفحات کا ایک ایک کتابچہ تمام طلبہ کو تیاری کے لیے دیا گیا اسکول سے 140 طلباء و طالبات نے اس کوئز میں حصہ لیا اور 17 طلبہ و طالبات نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اول دوم اور سوم مقام حاصل کر کے انعامات کے حقدار ہوئے ان انعامات کی تقسیم اور نعت و تقاریر مقابلہ کے لئے ہی اس تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ بعد ازاں طلباء نے ننھی ننھی زبانوں سے خود اعتمادی کے ساتھ نبی کریم (ص) کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر، مکالمے اور نعت پاک کے ذریعے روشنی ڈالی۔ کوئز میں بہترین کارکردگی کرنے والے طلبہ کو انعام میں نقد رقم کے علاوہ مومینٹو اور حصہ لینے والے تمام طلبہ کو "گولڈن پین" اساتذہ کی جانب سے دی گئیں نظامت کے فرائض اسکول کے نہایت قابل اور ہرفن مولا مضمون معلم شیخ راجو قریشی سر نے نہایت ہی بہترین انداز میں انجام دیے اور اظہار تشکر مضمون معلم مصطفیٰ خان نے کیا۔ پروگرام کو کامیاب بنانے اور مکمل طور پر تمام لوازمات فراہم کرنے کا سہرا راجو قریشی کے سر جاتا ہے نیز مدرسہ کے صدر مدرس سید جواد حسین کی سرپرستی میں ناظم خان، عادل محمد، آصف شاہ، ناظم الدین خطیب، عبدالماجد، ادریس علی، محمد امتیاز، محمد کلیم۔ عبدالحمید، فیضان خان اور معلمات نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

محمد رافع محمد حنیف علاقائی سطح کا تائیکوانڈو مارشل آرٹس مقابلے کے لیے انتخاب

اکولہ: 2 اکتوبر (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) مہاراشٹر ریاست کے کھیل ڈیپارٹمنٹ، پونے کی اور ضلع کھیل آفس کے زیر اہتمام ضلعی سطح کا اسکول تائیکوانڈو مقابلہ کا انعقاد وسنت دیسائی اسٹیڈیم میں کیا گیا جس میں ابوالحسن اردو ہائی اسکول اکولہ کے دسویں جماعت کے طالب علم محمد رافع نے ہر سال کی طرح اس سال بھی ضلع سطح کے اسکولی مقابلے میں گولڈ میڈل جیت کر علاقائی سطح مقابلہ کے لیے اپنا نام درج کروالیا۔ تائیکوانڈو مارشل آرٹس مقابلہ میں شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا ہے۔ عمر دانش ایجوکیشن اینڈ سوشل ویلفیئر سوسائٹی کے سیکرٹری محمد شعیب الرحمن، قمر سر، واجد سر اور اسکول کے سبھی اساتذہ اور غیر تدریسی عملے نے محمد رافع کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کی اور مستقبل میں ہونے والے مقابلے کے لیے اپنی دعاؤں سے نوازا۔ بتا دیں کہ محمد رافع تائیکوانڈو انسٹرکٹر سید جمیل سر سے رہنمائی حاصل کر رہے ہیں۔ ہر طرف سے مبارکبادی کا سلسلہ جاری ہے۔

اس دَورِ پُرفتن میں مکاتب کا قیام انتہائی ضروری ہو گیا ہے

جمعیۃ علماء ضلع ناگپور کے تربیتی اجلاس سے مفتی سید حذیفہ قاسمی، مفتی روشن قاسمی کا خطاب

ناگپور۔2/اکتوبر 2024 (پریس ریلیز) آج یہاں مدرسہ حسینیہ جعفر نگر ناگپور جمعیۃ علماء ضلع ناگپور کے اراکین کا ایک تربیتی اجلاس بصدارت مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) منعقد ہوا، جس میں ضلع بھر سے جمعیۃ علماء کے عہدیداران و اراکین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔اس موقع پر مہمان خصوصی مفتی سید حذیفہ قاسمی صاحب (ناظم تنظیم جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے فرمایا کہ امت مسلمہ کے وہ افراد جنہیں اللہ نے اپنے فضل و کرم سے دین کا علم اور فہم عطاء فرمایا ہے ان کی ذمہ داری ہے کہ امت کے وہ افراد جو دین کی بنیادی تعلیم سے ناواقف ہیں ان تک دین پہونچائیں اور سکھائیں۔مفتی حذیفہ قاسمی صاحب نے اپنے تفصیلی خطاب میں فرمایا آج مسلمانوں کے 98 فیصد بچے اور بچیاں اسکول اور کالج کا رخ کرتے ہیں۔ان میں سے کچھ فکر مند والدین تو کسی حد تک اپنے بچوں کی دینی تعلیم کی فکر کر لیتے ہیں مگر زیادہ تر دین کی بنیادی تعلیم سے محروم رہتے ہیں۔اس لئے پچھلے کچھ سالوں سے مسلم نوجوان بچے اور بچیاں کثرت سے ارتداد کا شکار ہو رہے ہیں۔انکو ارتداد سے بچانے کے لئے ان کی صحیح اور اسلامی خطوط پر تربیت کرنا، انہیں اچھے اخلاق و آداب سکھانا ان کی تربیت کرنا اور انہیں بری صحبتوں اور بری حرکتوں سے بچا کر نیک صالح اور باکردار بنانا ہر ایک ماں باپ کی بنیادی ذمہ داری ہے۔اس موقع پر صدر اجلاس مفتی روشن قاسمی صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے فرمایا کہ اس دَورِ پُرفتن میں مکاتب کا قیام انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ہر مسلمان کو اپنے اوپر مکاتب کے قیام کو لازم کر لینا چاہئے۔ہر مسجد میں مکتب کے قیام کے علاوہ ہر دس گھروں پر ایک مکتب ہونا چاہئے۔ایسے پر آشوب حالات میں جو شخص اپنے بچوں کو مکاتب اور دینی تعلیم سے آشنا نہیں کرا رہا گویا وہ اپنے بچوں کو ارتداد کا راستہ دکھا رہا ہے۔انہوں نے دینی تعلیم پر زور ڈالتے ہوئے کہا کہ جس طرح سے مذہب اسلام کے اندر ذات و برادری کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔اسی طرح مذہب اسلام میں علم دین سیکھنے کی کوئی عمر متعین نہیں ہے۔مکاتب میں چھوٹے بچوں کے ساتھ بڑی عمر والوں کو بھی تعلیم دین سیکھنے کے لئے جانا چاہئے۔اس میں کسی کو کوئی شرمندگی محسوس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔مولانا محمد ابراہیم قاسمی صاحب (جنرل سکریٹری دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے مکاتب کے معلمین اور ٹیوشن پڑھانے والے معلمین کی ذمہ داریاں پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایک معلم کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کے ساتھ شفقت و محبت کے ساتھ پیش آئے اور ان کی تعلیم و تربیت پر مکمل توجہ دے۔قاری مسعود احمد قاسمی صاحب (صدر مدرس دار العلوم مومن پورہ ناگپور) نے صحت قرآن کے ساتھ عقائد کی پختگی و درستگی پر شرکاء کی توجہ مبذول کرائی، قاری محمد صابر اشاعتی (صدر مدرس جامعہ حسینیہ جعفر نگر) نے نصاب اور طریقہ تعلیم پر روشنی ڈالی۔حافظ محمد شمیم صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ضلع ناگپور) نے مکاتب کے جائزے کی رپورٹ پیش کی، مولوی مسعود احمد صاحب نے علماء و حفاظ کی بوقت ضرورت مالی معاونت کرنے کی طرف ضرورت شرکاء کی توجہ مبذول کرائی۔اجلاس کا آغاز قاری محمد سلمان صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، حافظ نذر الحق صاحب نے نعتیہ کلام پیش کیا، مولانا سراج احمد قاسمی صاحب صدر جمعیۃ علماء ضلع ناگپور نے جمعیۃ کی کارکردگی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے صوبائی صدر حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی نگرانی میں تنظیم مختلف محاذوں پر کام کر رہے۔اسی سلسلے میں آج کا یہ پروگرام منعقد کیا گیا ہے، اجلاس کی نظامت مولوی عبد الرحمن قاسمی صاحب نے بحسن و خوبی انجام دیا، مفتی محمد زبیر قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مغرب ناگپور) نے مہمان کرام، جمعیۃ علماء کے عہدے ران و اراکین اور شرکاء اجلاس بڑی تعداد میں شریک تھے۔

ملک گیر مہم اخلاقی محاسن آزادی کے ضامن کے تحت چکھلی میں کنونشن ڈے کا انعقاد

خواتین سے ہی تہذیب پروان چڑھتی ہے ہماری قوم کا مستقبل ہمارے ہاتھوں میں ہے: عمارہ فردوس صاحبہ جالنہ

چکھلی ضلع بلڈانہ 2 اکتوبر (رپورٹ۔ذوالقرنین احمد) جماعت اسلامی ہند حلقۂ خواتین کی جانب سے ملک گیر مہم اخلاقی محاسن آزادی کے ضامن تقریباً ایک مہینے سے جاری تھی جس کا اختتام 30 ستمبر کو ہوا اسی کے تحت حلقۂ خواتین جماعت اسلامی ہند چکھلی کے زیر اہتمام خواتین و طالبات کے لیے کنونشن ڈے کا انعقاد عمر فاروقؓ مدرسہ میں بعد نماز ظہر کیا گیا، گزشتہ دنوں اخلاقی محاسن آزادی کے ضامن مہم کے تحت سورۂ نور پر کوئز کمپٹیشن لیا گیا تھا آج 2 اکتوبر کو کوئز کمپٹیشن کے انعامات بھی تقسیم کیے گئے، اسی کے ساتھ خطاب عام کا انعقاد بھی کیا گیا جس میں عمارہ فردوس صاحبہ نے معاشرہ کی تعمیر اور اخلاقی اقدار کے عنوان پر خواتین و طالبات سے خطاب کیا۔انہوں نے کہا والدین کے مثال اس مالی کی طرح ہے جو زمین میں بیج بوتا ہے اسے پانی دیتا ہے جانوروں سے اسکی حفاظت کرتا ہے ہر طرح سے دیکھ بھال کرتا ہے پھر اسے پھول لگتے ہیں پھل لگتے ہیں والدین کو بھی اپنے بچوں کی پرورش ایک مالی طرح کرنا چاہیے بچپن سے ہی تعلیم و تربیت پر توجہ دینی چاہیے۔موبائل فون کے غلط استعمال سے متعلق آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اپنے بچوں کی بارے میں پتہ نہیں ہے کہ وہ کس کے آلہ کار بن رہے ہیں ہر ہاتھ میں موبائل فونز ہے سوشل میڈیا کا غلط استعمال کیا جارہا ہے لیکن ہم اس سے بے خبر ہے کہ ہماری نسلیں کدھر جارہی ہے۔والدین کو چاہیے کہ وہ اس بات کا دھیان رکھے کہ بچیں موبائل میں کیا کر رہے ہیں، آج بچے ڈپریشن کا شکار ہے۔ نکاح کے تعلق سے کہا کہ نکاح سے ایک کلچر پروان چڑھتا ہے ہر خاتون اپنے کلچر کو پروان چڑھاتی ہے ہمارے ہاتھوں میں قوم کا مستقبل ہے اگر انہیں صحیح تعلیم و تربیت سے نہیں سوارا گیا تو یہ بڑی تباہی کا سبب بن سکتا ہے۔ نیک بہو کی تلاش کیجیے، عورت کے ایمان اخلاق پر معاشرہ منحصر ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے لیے کہا ہے۔راشدہ باجی حلقۂ خواتین جماعت اسلامی چکھلی نے گیارہ اسکولوں اور پانچ کالجوں میں مہم کا تعارف پیش کیا مختلف مقامات کا دورہ کیا اس مہم کو کامیاب بنانے میں حلقۂ خواتین نے انتھک کوششیں کی۔ پروگرام کے آخر میں کوئز کمپٹیشن میں حصہ لینے والے مختلف اسکول اور کالجز کی طالبات کو انعامات سے نوازا گیا دعا کیا ساتھ جلسہ کا اختتام عمل میں آیا۔

جلاوطن مشرقی ترک حکومت نے عوامی جمہوریہ چین کی 75 ویں سالگرہ کی مذمت کی

واشنگٹن، ڈی سی۔2/اکتوبر۔ایم این این۔جلاوطن مشرقی ترکستان کی حکومت نے عوامی جمہوریہ چین (پی آر سی) کی 75 ویں سالگرہ کے موقع پر ایک پریس ریلیز جاری کی ہے، جس میں اسے "عوامی" جمہوریہ کی بجائے کمیونسٹ پارٹی (سی سی پی) چینی سلطنت کی ایک زیادہ بے رحم اور فریبی شکل کی بحالی قرار دیا۔ مشرقی ترکستان حکومت کے صدر ممتیمین الا نے کہا کہ یکم اکتوبر اس لمحے کی نشاندہی کرتا ہے جب چینی سلطنت نے نام نہاد عوامی جمہوریہ چین کے طور پر دوبارہ جنم لیا تھا؛ سامراج کی مخالفت کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہوئے، سی سی پی نے اسے قبول نہیں کیا بلکہ اسے بڑھایا ہے۔جلاوطنی میں مشرقی ترکستان کی حکومت نے برسی کی مزید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یکم اکتوبر 1949 کو اپنے قیام کے فوراً بعد، پی آر سی نے 12 اکتوبر کو مشرقی ترکستان پر حملہ کیا، جس کا مقصد اس کی آزادی کو کچلنا تھا۔تب سے، پی آر سی نے مشرقی ترکستان کی خودمختاری کو مٹانے، اس کی ثقافت کو دبانے اور نسل کشی کرنے کے لیے ایک مسلسل مہم چلائی ہے۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ ایک بار ایک آزاد قوم، شدید جبر کے مرکز میں تبدیل ہو چکی ہے، جسے نوآبادیات، بڑے پیمانے پر نظربند، جبری نس بندی اور وسیع پیمانے پر نگرانی کا سامنا ہے، جبکہ وسطی اور جنوبی ایشیا میں چین کے علاقائی عزائم کے لیے ایک لانچ پیڈ کے طور پر بھی کام کر رہا ہے۔ جلاوطن مشرقی ترکستان کی حکومت نے پی آر سی کے "چینی خواب" کو ایک سامراجی ڈراؤنا خواب قرار دیا جس کی توجہ مکمل کنٹرول حاصل کرنے اور ان قوموں کی شناخت کو مٹانے پر مرکوز تھی۔ مشرقی ترکستان، جسے سنکیانگ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، چین کا ایک ایسا خطہ ہے جہاں ایغوروں کی ایک قابل ذکر آبادی آباد ہے، جو ایک ترک نسلی گروہ ہے۔ چینی حکومت کی جانب سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزامات کی وجہ سے یہ علاقہ بین الاقوامی تشویش کا مرکز بنا ہوا ہے، جس میں ایغور آبادی کے لیے بڑے پیمانے پر حراست، نگرانی اور ثقافتی جبر شامل ہیں۔

چین کے قومی دن کے موقع پر

شنگھائی میں چاقو کے حملے میں 3 افراد ہلاک

شنگھائی۔2/اکتوبر۔ایم این این۔پیر کی شام شنگھائی کی ایک سپر مارکیٹ میں چاقو کے حملے میں تین افراد ہلاک اور 15 زخمی ہو گئے، جب ملک اپنے قومی دن کی تعطیل کے ہفتے کی تیاری کر رہا تھا۔تمام زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا جہاں تین افراد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گئے۔شنگھائی پولیس نے منگل کی صبح بتایا کہ باقی زخمیوں کی حالت خطرے سے باہر ہے۔پولیس کو رات 9 بج کر 47 منٹ پر الرٹ کیا گیا اور شنگھائی کے مضافاتی ضلع سونگ جیانگ میں ایک سپر مارکیٹ میں حملے کے فوراً بعد ایک شخص کو گرفتار کر لیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ تفتیش جاری ہے۔پولیس نے مبینہ حملہ آور کی شناخت لن نامی ایک 37 سالہ شخص کے طور پر کی ہے جس نے ذاتی مالی تنازعہ پر "اپنا غصہ نکالنے" کے لیے شنگھائی کا سفر کیا تھا۔انہوں نے لن کی اصل جگہ کا انکشاف نہیں کیا۔اس واقعے نے چین کی ہفتہ بھر کی تعطیلات کے آغاز پر تہلکہ مچا دیا ہے، جب گھریلو سفر وبائی امراض سے پہلے کی سطح کو عبور کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔آن لائن گردش کرنے والی ویڈیوز نے بڑے پیمانے پر غصے کو جنم دیا، بہت سے لوگوں نے حملے کی مذمت کی۔سپر مارکیٹ کے اندر سے نگرانی کی فوٹیج میں مشتبہ شخص کو چین کے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ویبو پر شیئر کیا گیا تھا۔فوٹیج میں گاہکوں کو بکھرتے ہوئے دکھایا گیا ہے جب مبینہ حملہ آور دو چاقوؤں سے لیس دکان کے گرد گھومتا ہے۔کچھ ویڈیوز میں ایک بچہ متاثرین میں شامل دکھائی دے رہا ہے، جن میں سے کچھ خون میں لت پت زمین پر پڑے ہیں۔ایک ویبو صارف نے تبصرہ کیا کہ یہاں تک کہ اگر اسے اپنے آبائی شہر میں سنگین شکایات کا سامنا ہے جہاں اسباب اور ذمہ دار فریقوں کا علم ہے تو پھر بھی ان معصوم اجنبیوں پر اپنا غصہ نکالنے کے لیے کہیں اور کیوں جائیں جن کا اس کے مسائل سے کوئی تعلق نہیں؟۔کچھ آن لائن تبصرہ نگاروں نے ویبو کے رجحان ساز عنوانات اور مرکزی دھارے کی میڈیا رپورٹس میں اس واقعے کی عدم مرئیت کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا، جو چین کے مصروف ترین تعطیلات کے دوران ممکنہ ریاستی سنسر شپ کا مشورہ دیتے ہیں۔سوشل میڈیا پر تعطیلات منانے والوں کے لیے بھی متعدد کالز کی گئی تھیں کہ وہ اپنے اردگرد کے ماحول کے بارے میں چوکس رہ کر اور پر ہجوم علاقوں سے دور رہ کر اپنی ذاتی حفاظت کا خیال رکھیں۔سپر مارکیٹ کے قریب رہنے والے ایک رہائشی کے مطابق جہاں یہ حملہ ہوا، شاپنگ سینٹر کے داخلی دروازے پر سیکیورٹی اہلکاروں کی سخت حفاظت کی گئی تھی اور آنے والوں کو داخلے سے پہلے اپنی ذاتی تفصیلات کا اندراج کرنا ہوگا۔

پاکستان میں دہشت گردی سے منسلک ہلاکتوں میں اضافہ

اسلام آباد۔2/اکتوبر۔ایم این این۔2024 کی تیسری سہ ماہی میں دہشت گردی کے تشدد اور انسداد دہشت گردی کی مہموں کی ہلاکتوں میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا، تشدد میں 90 فیصد اضافہ ہوا۔سینٹر فار ریسرچ اینڈ سیکیورٹی اسٹڈیز (CRSS) کے مطابق، مجموعی طور پر 722 افراد ہلاک ہوئے، جن میں عام شہری، سیکیورٹی اہلکار اور غیر قانونی افراد شامل تھے، جب کہ 615 دیگر زخمی ہوئے جن میں زیر جائزہ مدت کے دوران 328 واقعات ریکارڈ کیے گئے۔ان اموات میں سے تقریباً 97 فیصد خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں ہوئیں- جو کہ ایک دہائی میں سب سے زیادہ فیصد ہے، اور دہشت گردی کے حملوں اور سکیورٹی فورسز کی کارروائیوں کے ان واقعات میں سے 92 فیصد سے زیادہ انہی صوبوں میں ریکارڈ کیے گئے۔اس سال کی تین سہ ماہیوں سے ہونے والی کل اموات نے اب پورے 2023 کے لیے ریکارڈ کی گئی کل اموات کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ 2023 میں 1523 کے مقابلے پہلی تین سہ ماہیوں میں اموات کی تعداد بڑھ کر کم از کم 1534 ہو گئی۔سیکورٹی فورسز کی مسلسل انسداد دہشت گردی مہم کے باوجود-اوسطاً روزانہ کم از کم 112 انٹیلی جنس پر مبنی آپریشنز (جیسا کہ آئی ایس پی آر کے سربراہ میجر جنرل احمد شریف نے 22 جولائی کو دعویٰ کیا)، بلوچستان اور خیبر پختونخواہ کے وسیع علاقوں پر ریاستی رٹ قائم ہے۔ٹارگٹ کلنگ کے بڑھتے ہوئے واقعات اور شہری قانون نافذ کرنے والے اداروں کی بے بسی کے خلاف سیاسی رہنماؤں، بڑے پیمانے پر لوگوں اور یہاں تک کہ پولیس کی طرف سے کھلے عام غم وغصہ بھی، پولیس پر عدم اعتماد کا اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہوئی سکیورٹی کی صورتحال کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

سماج وادی پارٹی بھیونڈی کے ریاض اعظمی کا شہر میں جگہ جگہ کارنر میٹنگ کا انعقاد

بھیونڈی: 2 اکتوبر (شارف انصاری):- سماج وادی پارٹی بھیونڈی کے رہنما ریاض اعظمی نے بھیونڈی مغربی حلقہ میں جگہ جگہ کارنر میٹنگ کا انعقاد کرنا شروع کیا ہے۔ اس میں انہیں عوام کی بھرپور حمایت مل رہی ہے۔ بھیونڈی میں سماج وادی پارٹی تیزی سے مقبولیت حاصل کر رہی ہے اور عوام کی پہلی پسند بن گئی ہے۔ پارٹی کی بڑھتی ہوئی حمایت اور آنے والے اسمبلی انتخابات کو مدنظر رکھتے ہوئے ریاض اعظمی کی جانب سے کل مہاڈا کالونی میں پہلی کارنر میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ اس میٹنگ میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی جس سے یہ واضح ہو گیا کہ عوام سماج وادی پارٹی اور ریاض اعظمی کی قیادت میں تبدیلی کی توقع کر رہے ہیں۔ مہاڈا کالونی میں منعقدہ اس کارنر میٹنگ میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ بھیونڈی ویسٹ کے لوگ اب اپنے شہر میں تبدیلی چاہتے ہیں۔ انہوں نے سماج وادی پارٹی اور ریاض اعظمی سے اپنی حمایت کا وعدہ کیا ہے، کیونکہ ریاض اعظمی نے شہر میں بہت سے قابل ستائش کام کیے ہیں، جن میں میڈیکل وین سروس، ووٹر آئی ڈی کیمپس، اور دیگر ضروری دستاویزات کے کام شامل ہیں۔ ان خدمات کے ذریعے انہوں نے لوگوں کے دلوں میں اپنے لیے ایک خاص مقام بنایا ہے۔ مہاڈا کالونی کے لوگوں نے ریاض اعظمی کے اس اقدام پر بے حد خوشی کا اظہار کیا، خاص طور پر اس بات پر کہ وہ خود گھر گھر جا کر لوگوں کے مسائل سنے۔ اس براہ راست رابطے نے لوگوں کا یہ یقین مزید پختہ کیا ہے کہ ریاض اعظمی ان کے مسائل حل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ان کی قیادت میں بھیونڈی کی ترقی ممکن ہے۔ کارنر میٹنگ کے دوران ریاض اعظمی نے صحت، تعلیم اور دیگر بنیادی مسائل پر بات چیت کی جن کا مہاڈا کالونی کے لوگوں کو سامنا ہے۔ عوام نے سماج وادی پارٹی کے کام کو سراہا اور کہا کہ وہ تبدیلی چاہتے ہیں۔ اس میٹنگ نے ثابت کر دیا ہے کہ آئندہ انتخابات میں بھیونڈی میں سماج وادی پارٹی کو مضبوط حمایت حاصل ہے اور عوام ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ریاض اعظمی کا یہ قدم عوام سے براہ راست جڑنے اور ان کے مسائل کو سمجھنے کی طرف ایک اہم کوشش ہے، اور اس سے بھیونڈی ویسٹ کے لوگوں کو یہ امید ملتی ہے کہ ان کی قیادت میں شہر مناسب ترقی دیکھے گا۔

دھرنے کے ۱۵ دن مکمل: حکومت کان دھرنے کے لیے تیار نہیں

چلو دہلی گیٹ: بعد نماز جمعہ کثیر تعداد میں پہنچنے کی اپیل، ملکی سطح کی قیادت کی شرکت متوقع، احتجاج ملکی سطح پر ہونے کی امید

اورنگ آباد: 2 اکتوبر کل جماعتی وفاق مسلم نمائندہ کونسل 17 دنوں سے مختلف مطالبات کو لے کر ڈویژنل کمشنر آفس کے روبرو زنجیری دھرنے پر بیٹھی ہوئی ہے۔ یہ دھرنا صدر کونسل ضیاء الدین صدیقی کی صدارت میں جاری ہیں۔ان میں رام گیری گستاخ رسول اور ہیٹ اسپیچ کرائم کا گنہگار رانے کی گرفتاری اہانت کے خلاف قانون سازی، وقف ترمیمی بل 2024ء کی مکمل واپسی اور شہر و ضلع کا نام تبدیل نہ کرنے جیسے مطالبات شامل ہے۔اب تک اس دھرنے میں ملک و شہر کی معروف دینی و ملّی و سیاسی شخصیات نے دھرنے میں شرکت کی۔ دینی و ملّی شخصیات میں مولانا عمرین محفوظ رحمانی، مولانا توقیر احمد رضا خان، امیر شریعت مراٹھواڑا مولانا مفتی معیز قاسمی۔ نائب امیر شریعت مولانا عبدالرشید مدنی، حافظ اقبال انصاری، امیر حلقہ مہاراشٹرا مولانا الیاس خان فلاحی، مجتبیٰ فاروق، مولانا عبدالقوی فلاحی، مولانا مہیب اللہ امام مسجد شاہ گنج کلاں، مولانا معیز الدین فاروقی، مولانا محفوظ الرحمٰن فاروقی، مولانا کلیم ندوی صدر مراٹھواڑا جمعیت علماء ہند، حافظ عبدالعظیم شہر صدر جمعیت علماء ہند، ڈاکٹر ابرار عارف ناظم وحدت اسلامی ہند اورنگ اباد، مفتی محسن اور شہر کے علماء اور حفاظ نے بھی شرکت کی سیاسی شخصیات میں سابقہ رُکن پارلیمان امتیاز جلیل، موجودہ رُکن پارلیمان جالنہ ڈاکٹر کلیان کاڈے، اتحاد فرنٹ کے جاوید قریشی، ونچت سے امت بوہیگڈ، جلیس احمد، طیب ظفر، کانگریس کے شہر صدر شیخ یوسف، این سی پی کے شہر صدر خواجہ شرف الدین مُلاّ، ضلع صدر سانگڑے پاٹل، طاہر بھائی، ہشام عثمانی، سماجوادی سے شہر صدر فیصل خان، شیوسینا کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر شعیب ہاشمی، ڈاکٹر سرتاج پٹھان (کانگریس)، ایم آئی ایم کے شہر صدر شارق نقشبندی، ایڈووکیٹ اکرام خان، الیاس کرمانی صدر مسلم عوامی کمیٹی، سابق ڈپٹی میئر تقی حسن خان، کمیونسٹ پارٹی کے ابھے ٹکسال، اور اس کے علاوہ تمام ہی سیاسی جماعتوں کے افراد نے شرکت کی۔اور گزارش کی ہیں کہ ناموس رسالت و وقف کو جمعہ کے خطابات کا عنوان بنائیں اور نماز جمعہ کے بعد کثیر تعداد میں عوام سے زنجیر دھرنے میں شرکت کی اپیل فرمائیں۔

گرونانک ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ میں قومی سطح کی انڈر 25 سمٹ کا انعقاد

حیدرآباد: 2 اکتوبر (پریس نوٹ) گرونانک انسٹی ٹیوشنس اور اور گرونانک یونیورسٹی کے زیر اہتمام ابراہیم پٹنم میں واقع کیمپس میں قومی سطح کی انڈر 25 سمٹ کا مشترکہ طور پر انعقاد عمل میں آیا۔اس پروگرام کا بنیادی مقصد ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے جہاں طلبہ اپنے مخصوص ڈومین تک محدود نہ ہوں بلکہ ایک بہترین شخصیت کے طور پر تیار ہوسکیں اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔ پروگرام میں طلبہ نے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ اروند کرشنا (نامور بین الاقوامی باسکٹ بال کھلاڑی) اور کنال کشور (فلمی اداکار و پلے بیک سنگر) نے اپنی آوازوں سے طلبہ کو محظوظ کیا۔مقررین نے اپنے خطاب میں طلبہ کے سوالات کا جواب دیا اور انہیں کامیاب کیریئر کیلئے حکمت عملی اپنانے اور اس پر عمل آوری کے طریقوں کے بارے میں معلومات فراہم کی۔اس موقع پر گورو نانک یونیورسٹی کے وائس چیئرمین اور چانسلر جی ایس کوہلی اور گرو نانک یونیورسٹی کے مینجنگ ڈائرکٹر اور وائس چانسلر ڈاکٹر ایچ ایس سینی نے خطاب کرتے ہوئے کھیل اور سنیما کے شعبے سے وابستہ مہمانوں کی کیمپس آمد پر ان کا خیر مقدم کیا اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کیلئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ انسٹی ٹیوٹ تجربہ کار اساتذہ کی نگرانی میں طلبہ کے لیے تربیتی کلاسیس منعقد کر رہا ہے۔کیمپس میں طلبہ کے بہتر کیریئر کیلئے خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور ان کی شخصیت کی نشوونما میں اضافہ اور انہیں جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کیا جاتا ہے۔انہوں نے طلبہ سے خواہش ظاہر کی کہ وہ اس سمٹ کے ذریعہ سے حاصل ہونے والی معلومات سے استفادہ کریں اور اپنے مقاصد کو حاصل کریں۔ڈائرکٹر ڈاکٹر سری ناتھ ریڈی، ڈاکٹر سنجیو سریواستو، پرنسپل ڈاکٹر کے وینکٹا راؤ، جوائنٹ ڈائرکٹر ڈاکٹر پارتھا سارتھی، ونئے چوپڑا، مختلف شعبہ جات کے سربراہان، ٹیچنگ و نان ٹیچنگ اسٹاف کے علاوہ دیگر نے اس پروگرام میں شرکت کی۔

تائیوان نے چی شی جن پنگ کی دوبارہ اتحاد کے مطالبات کو مسترد کر دیا

تائی پے۔2/اکتوبر۔ایم این این۔تائیوان کی مین لینڈ افیئرز کونسل نے عوامی جمہوریہ چین کی 75 ویں سالگرہ کی تقریبات کے دوران تائیوان کے بارے میں چینی صدر شی جن پنگ کے دعووں کو مسترد کر دیا ہے۔30 ستمبر کو سالگرہ کے موقع پر منعقدہ ایک سرکاری ضیافت میں، شی نے دعویٰ کیا کہ تائیوان "چین کا مقدس علاقہ ہے، اور آبنائے تائیوان کے دونوں طرف کے لوگ خون سے جڑے ہوئے ہیں، اور خون پانی سے زیادہ گاڑھا ہے۔

تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کے لیے جمعہ کو نائیگاوں، بلولی، دیگلور میں صنعتی میلے کا اہتمام

ناندیڑ:2/ اکتوبر(ورق تازہ نیوز): چیف منسٹر کے ایمپلائمنٹ جنریشن پروگرام کے ذریعے خود روزگار کو فروغ دینے کے لیے جمعہ 4 اکتوبر 2024 کو پنچایت سمیتی آڈیٹوریم نائگاوں اور پنچایت سمیتی آڈیٹوریم بلولی، پنچایت سمیتی آڈیٹوریم دیگلور میں صبح 10 بجے انڈسٹری میٹنگ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ضلع صنعتی مرکز کے جنرل منیجر امول انگلے نے اپیل کی ہے کہ اس تعلقہ کے قابل اور متوقع تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوان اس اجلاس میں شرکت کریں۔تعلیم یافتہ بیروزگار نوجوانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور کاروباری شعبے میں دستیاب خود روزگار اور روزگار کے مختلف مواقع کو مدنظر رکھتے ہوئے، حکومت نے اگست-2019 سے چیف منسٹرز ایمپلائمنٹ جنریشن پروگرام شروع کیا ہے، یہ ایک جامع پروگرام ہے جو انٹر پرینیورشپ کو فروغ دیتا ہے۔تخلیقی صلاحیتوں کو وسعت دیتا ہے۔سال 2024-25 میں، مہاراشٹر حکومت کا مقصد ناندیڑ ضلع میں مالیاتی اداروں کے ذریعے کل 1000 نوجوانوں اور خواتین کو فوائد فراہم کرنا ہے۔چونکہ اس اسکیم کے ذریعے بڑے پیمانے پر اپنی صنعت قائم کر کے خود روزگار پیدا کیا جائے گا، اس لیے مقررہ مدت میں ہدف حاصل کرنے کو ترجیح دی جا رہی ہے۔اسی کے ایک حصے کے طور پر، اس اسکیم کے تحت جمعہ 4 اکتوبر 2024 کو تین تعلقہ یعنی نائگاو ?ں، بلولی، دیگلور میں میٹنگوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس اجتماع میں ڈسٹرکٹ انڈسٹری سینٹرا ?فس کے افسران اور بینک کے افسران قرض کی منظوری کی تجویز، درخواست اپ لوڈ کرنے، منظوری کے عمل کے بارے میں رہنمائی کریں گے۔اس اسکیم سے مستفید ہونے کے لیے تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوان متعلقہ اور ضروری دستاویزات کے ساتھ اس میٹنگ میں شرکت کریں۔ یہ بھی مطلع کیا جاتا ہے کہ زیر التواء قرض کی تجاویز کے ساتھ درخواست دہندگان بھی مطلوبہ دستاویزات/ وجوہات کے ساتھ تکمیل کے لیے حاضر ہوں۔ آدھار کارڈ، پین کارڈ، رہائشی سرٹیفکیٹ، اسکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ، دو تصاویر، بزنس پروجیکٹ رپورٹ، ذات کا سرٹیفکیٹ، پیشہ ورانہ لائسنس اور دیگر ضروری دستاویزات میٹنگ کے لیے ساتھ لانا چاہیے۔

انتظامیہ پیاری بہنوں کی خوشیوں میں مصروف

7/اکتوبر کو ناندیڑ میں ہزاروں خواتین کی موجودگی میں تقریب

نیومونڈھا میدان پر منعقدہ تقریب میں وزیر اعلیٰ، نائب وزیر اعلیٰ کی شرکت

ناندیڑ:2/اکتوبر(ورقِ تازہ نیوز) پیر، 7 اکتوبر کو، ناندیڑ کے نیومونڈھا میدان میں ریاست گیر خواتین کو بااختیار بنانے کا میلہ منعقد ہو رہا ہے۔وزیر اعلیٰ اور دونوں نائب وزیر اعلیٰ، سرپرست وزیر، خواتین اور بچوں کی بہبود کے وزیر اور دیگر عوامی نمائندے اس میٹنگ میں موجود ہوں گے۔اس کے لیے آج ضلع کلکٹر کی جانب سے مختلف کمیٹیاں مقرر کی گئی ہیں اور تمام عہدیداروں کو احکامات دے دیے گئے ہیں۔جس کے بعد محکمہ کے سربراہان نے آج مختلف کمیٹیوں کے اجلاس مکمل کیے۔ ریزیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر مہیش وڈاکر نے آج ان کمیٹیوں کے کام کا جائزہ لیا اور تمام تحصیلداروں اور گروپ ڈیولپمنٹ افسران کے ساتھ ساتھ تعلقہ سطح کے نظام کو بھی اس اجتماع کے انعقاد کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔کلکٹر ابھیجیت راوت جمعرات 3 اکتوبر کو اس سلسلے میں تمام جائزہ لیں گے۔اس تقریب کو کامیاب بناتے ہوئے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے منصوبہ بندی جاری ہے کہ ضلع کا کوئی بھی مستحق وزیر اعلیٰ کی رہنمائی سے محروم نہیں رہے گا۔ کچھ نمائندہ مستحقین براہ راست وزیر اعلیٰ سے ملاقات کریں گے اور ان کے انتخاب کا عمل شروع ہو گیا ہے۔اس پروگرام میں بہت سے مستحقین میں سرٹیفکیٹ تقسیم کیے جائیں گے۔اس پروگرام میں وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے، نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار، ریاستی دیہی ترقی کے وزیر اور ضلع کے سرپرست وزیر گریش مہاجن، خواتین اور بچوں کی بہبود کی وزیر آدیتی تٹکرے سمیت کئی معززین ناوا مونڈھا کے گراؤنڈ میں اس پروگرام میں شرکت کریں گے۔اس تقریب میں یوجنا کے استفادہ کنندگان کو مدعو کیا گیا ہے، اس لیے ہزاروں خواتین اس تقریب میں شرکت کریں گی۔ اس کے علاوہ چیف منسٹر یوتھ پروگرام ٹریننگ اسکیم، وزیر اعلیٰ اناپورنا اسکیم، وزیر اعلیٰ مفت اعلیٰ تعلیم اسکیم، وزیر اعلیٰ تیرتھ درشن اسکیم، وزیر اعلیٰ بلیراجہ بجلی ڈسکاؤنٹ اسکیم، وزیر اعلیٰ ویوشری اسکیم کے استفادہ کنندگان کی ایک بڑی تعداد موجود ہوگی۔

ناندیڑ ضلع میں ڈرون کیمروں کے ساتھ انسانی ساختہ اشیاء کو اڑانے پر پابندی

ناندیڑ:2/اکتوبر(ورقِ تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع اور شہر کے ساتھ ساتھ سری گرو گوبند سنگھ جی ہوائی اڈے کے علاقے، گوردوارہ کے علاقے میں 4 اور 5 اکتوبر 2024 کو ڈرون کیمروں، ڈرون جیسی اشیاء اور ہوا میں اڑنے والی انسان ساختہ اشیاء پر پابندی لگا دی گئی ہے۔اس سلسلے میں، ضلع مجسٹریٹ نے انڈین سول سیکورٹی کوڈ 2023 کی دفعہ 163(1) کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے یہ احکامات جاری کیے ہیں۔یہ حکم انڈین سول سیکورٹی کوڈ 2023 کی دفعہ 163(1) کے مطابق 4 اکتوبر کی صبح 00 بجے سے 5 اکتوبر 2024 کی آدھی رات کے درمیان ڈرون کیمروں، ڈرون جیسی اشیاء اور انسان ساختہ اشیاء کی پرواز پر پابندی لگاتا ہے۔ناندیڑ ضلع اور شہر کے ساتھ ساتھ سری گرو گوبند سنگھ جی ہوائی اڈے کے احاطے، گوردوارہ کے احاطے میں بھی اس حکم سے منع کیا گیا ہے۔انڈین سول سیکیورٹی کوڈ 2023 کے سیکشن 163(2) کے تحت ہنگامی صورت حال میں متعلقہ کو نوٹس جاری کرنے اور ان کی سماعت کرنے کے لیے کافی وقت نہ ہونے کی وجہ سے الگ الگ احکامات جاری کیے گئے ہیں۔

مکتب طیبہ میں انعامات کی تقسیم

ناندیڑ: مکتب طیبہ میں ششماہی امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ وطالبات کو انعقاد میڈلس اور ٹرافی سے نوازا گیا کے کامیاب طلبہ کرام میں عبدالفیض ۔محمد التمش۔ سید فرقان اور سیدہ زہرا فاطمہ کو پہلا انعام اور محمد ریحان عالم و۔محمد ابوبکر کو دوسرا انعام دیا گیا۔مکتب طیبہ جو حیدر گارڈن ناندیڑ کے روبرو واقع ہے وہاں پر بتاریخ 29 ستمبر بروز اتوار ایک پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا جس میں مکتب کے طلبہ وطالبات نے اپنا تعلیمی مظاہرہ پیش کیا اس موقع پر مکتب کے ذمہ داران بالخصوص مولانا عبدالعظیم رضوی حافظ مولی' علی رضوی حاجی اقبال بھاء عثمان میڈیکل والے جاوید بھاء اشرفی والے اکرم نظامی ایڈووکیٹ یامین تھارا جناب جواد بھاء قادری۔مکتب کے استاذ شہاب الدین صاحب حبیبی ۔عبدالرحمٰن نورانی ناصر ربانی رازق ثقافی عبدالروف حبیبی جواد بھاء قادری ودیگر حضرات موجود تھے

’گھڑی‘ کی لڑائی ایک بار پھر سپریم کورٹ پہنچی
15 اکتوبر کو شرد پوار کی نئی عرضی پر سماعت ہوگی

ممبئی: 2/ اکتوبر (ایجنسیز) مہاراشٹر میں اسمبلی انتخاب کے لیے تاریخوں کا اعلان کسی بھی وقت شروع ہوسکتا ہے۔ اس درمیان ایک بار پھر ’گھڑی‘ انتخابی نشان کو لے کر لڑائی سپریم کورٹ میں پہنچ گئی ہے۔ این سی پی-ایس پی (شرد پوار گروپ) اور این سی پی (اجیت پوار گروپ) دونوں ہی ’گھڑی‘ پر اپنا قبضہ چاہتی ہیں۔ گزشتہ لوک سبھا انتخاب میں این سی پی-ایس پی کو نیا انتخابی نشان لے کر میدان میں اترنا پڑا تھا اور اجیت پوار گروپ کو ’گھڑی‘ کا ساتھ ملا تھا، لیکن ایک بار پھر اس نشان کو لے کر عدالتی جنگ شروع ہوگئی ہے۔دراصل شرد پوار نے ایک بار پھر سپریم کورٹ کا رخ کیا ہے۔انھوں نے عدالت میں نئی عرضی داخل کی ہے جس میں ا ?ٓندہ مہاراشٹر اسمبلی انتخاب میں اجیت پوار کو ’گھڑی‘ نشان کا استعمال کرنے سے روکنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔سپریم کورٹ اس عرضی پر 15 اکتوبر کو سماعت کرنے کے لیے راضی بھی ہوگیا ہے۔شرد پوار کا مطالبہ ہے کہ جب تک سپریم کورٹ الیکشن کمیشن کے حکم کے خلاف داخل اپیل پر فیصلہ نہیں سنا دیتا، تب تک ’گھڑی‘ کا استعمال روک دیا جائے۔انھوں نے گزارش کی ہے کہ سپریم کورٹ اجیت پوار کو اسمبلی انتخاب کے لیے نئے انتخابی نشان کی عرضی داخل کرنے کہے۔دوسری طرف این سی پی (ایس پی) نے بدھ کے روز ریاستی حکومت کے خلاف ایک فرد جرم پیش کر دیا ہے۔اس میں ریاست سے صنعتوں کی نقل مکانی اور نظامِ قانون کے تباہ ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

جینت پاٹل کا اس تعلق سے کہنا ہے کہ ہم ریاست میں ’حق مانگ رہا مہاراشٹر‘ مہم شروع کر رہے ہیں۔ مہاراشٹر حکومت کے خلاف فرد جرم تیار کرنے کے لیے ہم متحد ہیں۔ پاٹل کا یہ بھی کہنا ہے کہ گزشتہ 10 سالوں میں بی جے پی اور اس کی ساتھی پارٹیوں نے چھترپتی شیواجی مہاراج، جیوتبا شاہو، جیوتبا پھولے اور بی ا ?ر امبیڈکر کے نظریات کو کمزور کیا ہے۔کسان بھی پریشان ہیں، ان کے مسائل کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔

مہاتما گاندھی کے خیالات سے ہی دنیا میں امن وامان قائم ہوسکتا ہے: رمیش چینیتھلا

بی جے پی نے لڑنے سے پہلے ہی ہار مان لی ہے، مہاوکاس اگھاڑی کی حکومت آئے گی: نانا پٹولے

ممبئی: مذہب کے نام پر سیاست کرنے والوں کو مہاتما گاندھی کے خیالات اور ان کے عدم تشدد کے راستے کو اپنانا چاہیے۔ سب کو آپس میں لڑنے کے بجائے بھائی چارہ قائم رکھنا چاہیے۔ ایران اور اسرائیل میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس پر دنیا بھر میں بحث ہو رہی ہے۔ ایسے وقت میں گاندھی جی کے بتائے ہوئے اصول اور عدم تشدد کا راستہ ہی اہم ہے۔ مذہب کے نام پر سیاست کرنے والوں کو گاندھی جی کے بتائے ہوئے راستے کو اپنانا چاہیے۔ یہ باتیں ریاستی کانگریس کے انچارج رمیش چینی تھلا نے کہیں۔آج بابائے قوم مہاتما گاندھی کی جینتی کے موقع پر کانگریس کے رہنماؤں نے منی بھون کا دورہ کر کے مہاتما گاندھی جی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر انہوں نے چرخے پر سوت کاتا اور بھجن بھی گائے گئے۔ اس موقع پر انچارج رمیش چینیتھلا، ریاستی صدر نانا پٹولے، ممبئی کانگریس کی صدر ایم پی ورشا گائیکواڑ، ایم ایل اے بھائی جگتاپ، ایم ایل اے امین پٹیل، سابق وزیر سریش شیٹی، ریاستی نائب صدر نانا گاونڈے، چرنجیت سپرا، ریاستی جنرل سکریٹری برج دت وغیرہ موجود تھے۔اس موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے رمیش چینیتھلا نے مزید کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی مسلسل مہاتما گاندھی کا نام لیتے رہتے ہیں لیکن وہ گاندھی جی کے اصولوں اور عدم تشدد کے راستے سے کوسوں دور ہیں۔وہ مذہب کے نام پر لوگوں میں تفرقہ ڈالتے ہیں جو ملک کے مفاد میں نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لیے گاندھی کے خیالات ہی اہم ہیں اور انہیں اپنایا جانا چاہیے۔ریاستی انچارج نے کہا کہ مرکزی وزیر امت شاہ نے اسمبلی انتخابات لڑنے سے پہلے ہی مہاراشٹر میں شکست تسلیم کر لی ہے۔ بی جے پی کی پالیسی استعمال کرو اور پھینکنے کی ہے، وہی مہاراشٹر میں بھی بی جے پی اپنے اتحادی جماعتوں کے ساتھ کر رہی ہے۔ بی جے پی حکومت کے آخری دن باقی ہیں، اس لیے حکومت تیزی سے فیصلے کر رہی ہے لیکن حکومت کے پاس پیسہ نہیں ہے اور انتخابات ہونے والے ہیں، اس لیے ان پر عمل درآمد مشکل ہے۔ ووٹ حاصل کرنے کے لیے بی جے پی حکومت کی آخری کوشش جاری ہے لیکن مہاراشٹر کے عوام سمجھدار ہیں، وہ سب کچھ سمجھتے ہیں۔اس موقع پر ریاستی صدر نانا پٹولے نے کہا کہ مہاوکاس اگھاڑی میں سیٹوں کی تقسیم پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔اتحاد کی سیاست میں ہر پارٹی اپنی سیٹیں حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن مہایوتی میں سیٹوں کی تقسیم پر مہابھارت جاری ہے۔ ان کا وزیر اعلیٰ کون ہوگا؟ ان سے پوچھیں۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے 10 سالوں میں مہاراشٹر کو لوٹنے کا کام کیا ہے۔بی جے پی حکومت نے بدعنوانی میں ریکارڈ قائم کیا ہے، ملازمین کی تنخواہیں ادا نہیں ہو رہی ہیں، کسانوں کو معاوضے کی رقم نہیں ملی، مہنگائی بہت بڑھ گئی ہے، ایسی حالت میں اس مہاراشٹر دشمن، شیودروہی حکومت کو اقتدار سے باہر کرنے کا ارادہ عوام نے کیا ہے۔نانا پٹولے اس یقین کا اظہار کیا کہ اسمبلی انتخابات میں مہا وکاس اگھاڑی کی حکومت آئے گی۔

شرد پوار کی این سی پی میں بی آر ایس پارٹی ضم ہوگی

ممبئی 2/اکتوبر۔(ورقِ تازہ نیوز) مہاراشٹر میں 288 رکنی اسمبلی کے انتخابات کا اعلان کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔الیکشن کمیشن نے انتخابات کی تیاریوں کا جائزہ لیا ہے۔ریاست میں نومبر میں اسمبلی انتخابات ہونے ہیں۔ دریں اثنا، لوک سبھا انتخابات میں زبردست جیت حاصل کرنے والے این سی پی شرد دھڑے نے ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔رپورٹ کے مطابق پوری پارٹی این سی پی شرد دھڑے میں ضم ہونے کی تیاری کر رہی ہے۔ دیوالی سے پہلے ایسا ہونے کا پورا امکان ہے۔دراصل اسمبلی انتخابات میں صرف چند دن باقی ہیں اور شرد پوار کافی سرگرم ہو گئے ہیں۔ انتخابات سے پہلے پوری سیاسی پارٹی شرد پوار کی پارٹی این سی پی میں ضم ہونے جا رہی ہے۔ دراصل، 6 اکتوبر کو، بی آر ایس پارٹی کا انضمام پونے کے دفتر میں شرد پوار کی موجودگی میں ہوگا۔مہاراشٹر کے بی آر ایس کی پارٹی کے پوری ایگزیکٹو اور عہدیدار این سی پی میں شامل ہوں گے۔بی آر ایس کے مہاراشٹر کے چیف کوآرڈینیٹر بالا صاحب دیشمکھ نے یہ جانکاری دی۔لوک سبھا انتخابات سے پہلے تلنگانہ کے سابق چیف منسٹر چندر شیکھر راو ? کی پارٹی مہاراشٹر میں داخل ہوئی۔ چندر شیکھر راو ? نے اپنی پارٹی کا نام ٹی آر ایس (تلنگانہ راشٹرا سمیتی) سے بدل کر بی آر ایس (بھارت راشٹرا سمیتی) کر دیا۔ چندر شیکھر راو ? نے تلنگانہ سے باہر الیکشن لڑنے کے لیے پارٹی کا نام بدل دیا لیکن مہاراشٹرا کی طرح تلنگانہ میں بھی بی آر ایس کو عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔یہی نہیں تلنگانہ میں چندر شیکھر راو ? کی 10 سالہ حکمرانی بھی ختم ہوگئی اور کانگریس کی حکومت بن گئی۔لوک سبھا انتخابات میں بی آر ایس کی عبرتناک شکست کے بعد مہاراشٹر میں بھی ان کی پارٹی پر سوالیہ نشان کھڑا ہو گیا تھا۔اب مہاراشٹر بی آر ایس پارٹی اسمبلی انتخابات سے پہلے شرد پوار کی پارٹی این سی پی میں ضم ہونے جا رہی ہے۔تلنگانہ سے متصل مہاراشٹرا کے علاقوں میں اس پارٹی کا کچھ اثر ہے۔ بی آر ایس تلنگانہ میں کانگریس مخالف سیاست کرنے والی پارٹی ہے۔لیکن، مہاراشٹر میں وہ کانگریس کی اتحادی این سی پی میں شامل ہو رہی ہیں۔اسے حکمراں این ڈی اے کے لیے ایک جھٹکا سمجھا جا رہا ہے۔

ضلع میں یوم سوچھ بھارت جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا

صفائی مہم کے لیے گاؤں والوں کا پرجوش ردعمل

ناندیڑ: 2/اکتوبر(ورقِ تازہ نیوز) بابائے قوم مہاتما گاندھی کے یوم پیدائش کے موقع پر ناندیڑ ضلع کے تمام گاؤں میں آج سوچھ بھارت دیوس منایا گیا۔ اس اقدام کو ضلع میں زبردست ردعمل ملا۔ ریاست بھر میں 17 ستمبر سے 2 اکتوبر تک سوچھتا ہی سیوا 2024 کا پکھواڑا آج اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر گاؤں کی سطح پر صفائی کا حلف، مزدوری کا عطیہ، صفائی سرگرمیوں کا افتتاح، گاؤں کو پلگ ریمکت بنانے اور سوچھ می آنگن مہم میں بہترین کام کرنے والے خاندانوں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ضلع پریشد کے کھاتہ داروں، افسران اور ملازمین کے ساتھ ساتھ پنچایت سمیتی کے ملازمین کو بھی اس سرگرمی میں حصہ لینے کا حکم دیا گیا ہے۔اس کے مطابق افسران اور ملازمین نے گاؤں میں شرکت کی اور سوچھ بھارت دیوس منایا۔گاؤں والوں نے اس اقدام پر جوش وخروش سے جواب دیا ہے۔اس موقع پر بابائے قوم مہاتما گاندھی اور لال بہادر شاستری کے مجسمے کو گلہائے عقیدت پیش کرتے ہوئے سلامی دی گئی۔ اس کے بعد گاؤں کی سطح پر صفائی کی سرگرمیاں شروع کی گئیں۔ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹو آفیسر مینل کرنوال کے ہمراہ اکاؤنٹ ہیڈز اور ضلع کونسل کے افسران نے پروگرام میں شرکت کی اور گاؤں والوں کی رہنمائی کی۔ گروپ ڈیولپمنٹ آفیسر، ایکسٹینشن آفیسر، ضلع پانی اور صفائی مشن آفیسر، عملہ، سوچھ بھارت مشن کے تعلقہ گروپ کوآرڈینیٹر، گروپ کوآرڈینیٹر، ولیج ڈیولپمنٹ آفیسر، گرام پنچایت آفیسر نے اس پہل کے لیے پہل کی۔

ایران اسرائیل تنازعہ: ہندوستان کی اپنے شہریوں کو ایران کا سفر نہ کرنے کی صلاح

تہران: 2/ اکتوبر (ایجنسیز) ایران اور اسرائیل کے مابین حالیہ تنازعے کے باعث بھارتی حکومت نے اپنے شہریوں کو ایران کا سفر کرنے سے اجتناب کرنے کی صلاح جاری کی ہے۔ یہ قدم اس وقت اٹھایا گیا جب ایران نے اسرائیل پر سینکڑوں میزائلوں داغے، جس کے بعد اسرائیل نے اپنے ایئر ڈیفنس سسٹم کے ذریعے متعدد میزائلوں کو ناکام کر دیا۔ہندوستانی وزارت خارجہ نے اس صورتحال کے بعد اپنے شہریوں کو ایران کے غیر ضروری سفر سے بچنے کی صلاح دی ہے۔ وزارت نے مزید کہا کہ جو لوگ ایران میں موجود ہیں وہ تہران میں ہندوستانی سفارت خانے کے ساتھ رابطے میں رہیں اور محتاط رہیں۔وزارت خارجہ کے ترجمان رندیپ جیسوال نے سوشل میڈیا

پلیٹ فارم 'ایکس' پر اس کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا، ’’ہم علاقے میں حالیہ سیکورٹی صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ ہندوستانی شہریوں کو ایران کے غیر ضروری سفر سے اجتناب کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔اس وقت ایران میں مقیم ہندوستانی شہریوں سے گزارش ہے کہ وہ محتاط رہیں اور تہران میں ہندوستانی سفارتخانے سے رابطے میں رہیں۔‘‘ یہ صورتحال لبنان میں حزب اللہ کے سربراہ حسن نصر اللہ کی موت کے بعد سے پیدا ہوئی ہے، جس کے بعد سے ایران اور اسرائیل کے مابین تناؤ میں مزید اضافہ ہو چکا ہے۔ ایران نے اعلان کیا کہ یہ حملہ اسرائیلی کارروائیوں کا جواب ہے۔اسرائیلی میڈیا نے تصدیق کی کہ ایران نے تقریباً 180 بیلسٹک میزائل اسرائیل کی جانب داغے، جبکہ اسرائیلی ڈیفنس فورس نے ان میں سے ایک بڑی تعداد کو فضا میں ہی تباہ کر دیا۔امریکہ نے اس تنازعے میں اسرائیل کی حمایت کا اعلان کیا ہے اور اگر اسرائیل مزید جوابی کارروائی کرتا ہے تو اس کی حمایت جاری رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔

ADS CONSTRUCTION
Our Services :1)Ghunthewari (City/Gramin)
2) Building Permission 3) Building Planning 4) Structural Design . 5)3D Building Modelling 6) Interior Designing
Address Opp Lions Eye Hospital ,
Workshop Corner,Nanded.
Contact Us:- 918308350356- 8208338716

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔